قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ ۚ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۗ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ (آل عمران 74)

روزنامہ

الفضل

لندن

مدیر ابو سعید

Online Edition

ہفتہ 23 اکتوبر 2021ء | 16 ربیع الاول 1443 ہجری قمری | 23 اخاء 1400 ہجری شمسی | جلد:3 | شمارہ:252

ارشادِ باری تعالیٰ

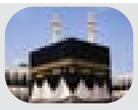

يُرِيْدُوْنَ لِيُطْفِـُٔوْا نُوْرَ اللّٰهِ بِاَفْوَاهِهِمْ وَ اللّٰهُ مُتِمُّ نُوْرِهٖ وَ لَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ ۝۹

(الصّف: 9)

ترجمہ: وہ چاہتے ہیں کہ وہ اپنے منہ کی پھونکوں سے اللہ کے نور کو بجھادیں حالانکہ اللہ ہر حال میں اپنا نور پورا کرنے والا ہے خواہ کافر ناپسند کریں۔

فرمانِ خلیفہ وقت

حضرت امیرالمؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

’’میں نے جب جماعتوں کو کہا کہ دشمنانِ اسلام قرآن کی تعلیم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر حملے کر رہے ہیں تو قرآن کی نمائش لگائی جائے، قرآنِ کریم کی خوبصورت تعلیم کو واضح کیا جائے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے مختلف جگہوں پر نمائشیں لگیں اور لگ بھی رہی ہیں اور اس کے بعد دنیا سے، ہر جگہ سے یہی رپورٹس آ رہی ہیں کہ جو غیر لوگ آنے والے ہیں وہ دیکھ کے کہتے ہیں کہ جو قرآنی تعلیم اور جو اسلام تم پیش کر رہے ہو یہ تو اتنا خوبصورت اسلام ہے کہ ہمیں حیرت ہوتی ہے کہ ہم اس کی مخالفت کس طرح کر رہے تھے۔ ہمارے سامنے تو اسلام کا یہ خوبصورت پہلو کبھی آیا ہی نہیں۔ یہ ہماری لاعلمی تھی۔ اکثروں کا بڑا معذرت خواہانہ لہجہ ہوتا ہے۔ قرآنِ کریم اور دوسرا اسلامی لٹریچر لے کر جاتے ہیں۔ ان نمائشوں میں آنے والے پڑھے لکھے، سلجھے ہوئے، تعلیم یافتہ مسلمان بھی ہیں، عیسائی بھی ہیں، دوسرے مذاہب والے بھی ہیں اور سب بلا استثناء اس کام کو سراہ رہے ہیں کہ یہ عظیم کام ہے جو تم لوگ کر رہے ہو۔ لیکن بدقسمتی سے ایک مُلّاں ہے اور ان کا بھی ایک طبقہ ہے جو بعض ملکوں میں اس نمائش کی مخالفت کرتا ہے۔ اسلام کی تعلیم پھیلانے کی مخالفت کرتا ہے۔

مَیں نے شاید پہلے بھی یہاں بتایا تھا کہ ہندوستان میں، دہلی میں ایک بہت بڑے ہال میں جو حکومت سے کرائے پر لیا گیا تھا، ہم نے قرآنِ کریم کی نمائش لگائی تو اُس پر وہاں کے مُلّاں نے اپنے ساتھ چند شر پسندوں کو ملا کر اتنا شور مچایا کہ وہ نمائش جو تین دنوں کے لئے لگنی تھی دو دن میں سمیٹنی پڑی۔ لیکن ان دو دنوں میں بھی اس نے اپنا بھرپور اثر قائم کیا۔ وہاں کے ایک بڑے پڑھے لکھے صاحب ہیں جن کا ایک مقام بھی ہے وہ نمائش کے بعد وہ قادیان آئے اور پھر بتایا کہ میں پہلی مرتبہ قادیان آیا ہوں اور اس طرف سفر کر کے آیا ہوں اور چاہتا تھا کہ قرآنِ کریم اور اسلام کی اتنی عظیم خدمت کرنے والے جہاں رہتے ہیں وہ جگہ بھی دیکھوں اور پھر قادیان کی مختلف جگہیں دیکھیں اور متاثر ہوئے۔‘‘

(خطبۂ جمعہ 9 دسمبر 2011ء بحوالہ الاسلام ویب سائٹ)

اس شمارہ میں

- اے مرے مشکل کشا (منظوم)
- اسلامی اصطلاح۔ جَزَاكَ اللّٰهُ خَيْرًا کا استعمال
- نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض رؤیا اور تعبیر نبوی
- اسلامی اصطلاحات کی اہمیت اور ان کے استعمال کی تحریک

فرمانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

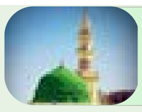

لَوْ كَانَ الْاِيْمَانُ عِنْدَ الثُّرَيَّا لَنَالَهٗ رِجَالٌ اَوْ رَجُلٌ مِّنْ هٰؤُلَآءِ

ترجمہ: اگر ایمان ثریا کے پاس بھی پہنچ گیا (یعنی زمین سے اُٹھ گیا) تو ان لوگوں میں سے کچھ افراد یا ایک فرد اُس کو واپس لائیں گے۔

(صحیح بخاری، کتاب التفسیر تفسیر سورۃ الجمعۃ باب قولہ وَاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ۔ حدیث نمبر 4897)

حضرت سلطان القلمؑ کے رشحات قلم

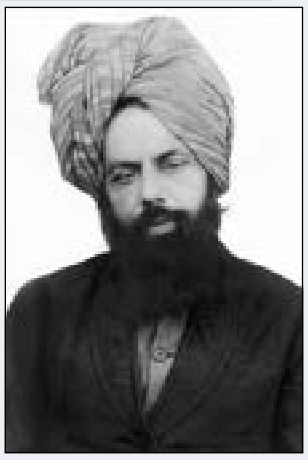

میرا انکار خدا تعالیٰ کا انکار ہے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

’’میرا انکار میرا انکار نہیں ہے بلکہ یہ اللہ اور اس کے رسُول صلے اللہ علیہ وسلم کا انکار ہے۔ کیونکہ جو میری تکذیب کرتا ہے وہ میری تکذیب سے پہلے معاذاللہ اللہ تعالےٰ کو جھوٹا ٹھہرالیتا ہے جبکہ وُہ دیکھتا ہے کہ اندرُونی اور بیرُونی فساد حد سے بڑھے ہوئے ہیں۔ اور خدا تعالےٰ نے باوجود وعدہ اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ (الحجر: 10) کے ان کی اصلاح کا کوئی انتظام نہ کیا جب کہ وہ اس امر پر بظاہر ایمان لاتا ہے کہ خدا تعالےٰ نے آیت استخلاف میں وعدہ کیا تھا کہ مُوسوی سلسلہ کی طرح اس محمّدی سلسلہ میں بھی خلفاء کا سلسلہ قائم کرے گا۔ مگر اُس نے معاذاللہ اس وعدہ کو پُورا نہیں کیا اور اس وقت کوئی خلیفہ اس امّت میں نہیں اور نہ صرف یہاںتک ہی بلکہ اس بات سے بھی انکار کرنا پڑے گا کہ قرآن شریف نے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مثیل موسیٰ قرار دیا ہے یہ بھی صحیح نہیں ہے معاذاللہ۔ کیونکہ اس سلسلہ کی اتّم مشابہت اور مماثلت کے لئے ضروری تھا کہ اس چودھویں صدی پر اسی امت میں سے ایک مسیح پیدا ہوتا اسیطرح پر جیسے موسوی سلسلہ میں چودھویں صدی پر ایک مسیح آیا۔ اور اسی طرح پر قرآن شریف کی اس آیت کو بھی جھٹلانا پڑے گا جو اٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ (الجمعۃ: 4) میں ایک آنیوالے احمدی بروز کی خبر دیتی ہے اور اس طرح پر قرآن شریف کی بہت سی آیتیں ہیں جن کی تکذیب لازم آئے گی بلکہ میں دعوے سے کہتا ہوں کہ اَلْحَمْدُ سے لے کر وَالنَّاسِ تک سارا قرآن چھوڑنا پڑے گا۔ پھر سوچو کہ کیا میری تکذیب کوئی آسان امر ہے۔ یہ میں ازخود نہیں کہتا۔ خدا تعالےٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ حق یہی ہے کہ جو مجھے چھوڑے گا اور میری تکذیب کرے گا وہ زبان سے نہ کرے مگر اپنے عمل سے اُس نے سارے قرآن کی تکذیب کر دی اور خدا کو چھوڑ دیا۔

اس کی طرف میرے ایک الہام میں بھی اشارہ ہے۔ اَنْتَ مِنِّيْ وَاَنَا مِنْكَ بیشک میری تکذیب سے خدا کی تکذیب لازم آتی ہے اور میرے اقرار سے خدا تعالےٰ کی تصدیق ہوتی اور اُس کی ہستی پر قوی ایمان پیدا ہوتا ہے اور پھر میری تکذیب میری تکذیب نہیں یہ رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تکذیب ہے۔ اب کوئی اس سے پہلے کہ میری تکذیب اور انکار کے لئے جرأت کرے، ذرا اپنے دل میں سوچے اور اُس سے فتویٰ طلب کرے کہ وہ کس کی تکذیب کرتا ہے۔‘‘

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 14۔ 15 مطبوعہ 1984ء)

تکذیب مسیح موعودؑ سے آنحضرتؐ کی تکذیب لازم آنے کی وجہ

’’رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کیوں تکذیب ہوتی ہے؟ اس طرح پر کہ آپؐ نے جو وعدہ کیا تھا کہ ہر صدی کے سر پر مجدد آئے گا وہ معاذاللہ جھوٹا نِکلا۔ پھر آپؐ نے جو اِمَامُكُمْ مِنْكُمْ فرمایا تھا، وہ بھی معاذاللہ غلط ہوا ہے۔ اور آپؐ نے جو صلیبی فتنہ کے وقت ایک مسیح و مہدی کے آنے کی بشارت دی تھی وہ بھی معاذاللہ غلط نِکلی۔ کیونکہ فتنہ تو موجود ہو گیا مگر وہ آنے والا امام نہ آیا۔ اب ان باتوں کو جب کوئی تسلیم کرے گا۔ عملی طور پر کیا وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مکذّب ٹھہرے گا یا نہیں؟‘‘

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 15۔ 16 مطبوعہ 1984ء)

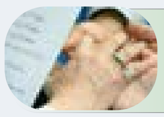

دربارِ خلافت

’’یہ شخص میرا سچا عاشق ہے‘‘

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

حضرت شیخ اصغر علی صاحبؓ بیان کرتے ہیں کہ عام طور پر حضرت اقدس علیہ السلام سے جب باہر سے آئے ہوئے دوست واپسی کی اجازت طلب کرتے تو بار بار آپ اُن کو جلدی جلدی آتے رہنے کی تاکید فرماتے اور بعض وقت فرمایا کرتے تھے کہ ابھی اور ٹھہرو۔ ایسے اصحاب کو جن کے متعلق حضور انور کو خیال ہوتا کہ وہ ابھی اور ٹھہرنے کی گنجائش رکھتے ہیں۔ (ہر ایک کو نہیں کہتے تھے، جن کے بارہ میں خیال تھا کہ یہ ٹھہر سکتے ہیں اُن کو فرماتے تھے کہ ابھی اور ٹھہرو۔) گویا دوستوں کو حضور انور سے جدا ہونا بہت شاق گزرتا تھا۔ ہر ایک دوست کو رخصت ہونے سے پہلے مصافحہ کرنے کی تاکید ہوتی تھی اور سب دوست مصافحہ کر کے اور اجازت حاصل کر کے واپس ہوا کرتے تھے۔خواہ کتنی بھی دیر ہو جائے۔ مصافحہ کر کے اجازت حاصل کئے بغیر جانا جہاں تک مجھ کو علم ہے کبھی کسی کا نہیں ہوتا تھا۔بعض دوستوں کے ساتھ ایسا واقعہ بھی ہوا کہ مصافحہ کی باری بہت دیر سے آئی اور جب روانہ ہوئے تو اُنہیں امید نہ تھی کہ وہ اسٹیشن پر گاڑی کے وقت پہنچ سکیں گے لیکن الٰہی تصرف سے حضور انور کی دعاؤں کی برکت سے کئی دفعہ یہ واقعہ ہوا کہ گاڑی دیر سے بٹالہ پہنچی اور گاڑی پر چڑھ گئے۔ پھر اپنا واقعہ لکھتے ہیں کہ ایک دفعہ خود میرے ساتھ یہ واقعہ ہوا کہ ہم دیر سے چلے اور اس روز یکّہ بھی نہ ملا۔ ہم چند بھائی تھے سب پیدل روانہ ہوئے۔شاید ان دنوں چھ بجے کے قریب گاڑی بٹالہ آیا کرتی تھی اس پر سوار ہونے کا خیال تھا مگر بہت کم وقت معلوم ہوتا تھا۔ دعائیں بھی کرتے رہے اور خوب تیز رفتار چلے حتّٰی کہ کچھ راستہ دوڑتے بھی کاٹا۔ اللہ تعالیٰ نے خوب ہمت دی اور جب ہم تحصیل کے قریب والے حصہ میں پہنچے اور پتہ کیا تو پتہ لگا کہ گاڑی ابھی نہیں آئی اور پھر تھوڑی دیر بعد جب آئی تو ہم آرام سے سوار ہوئے۔ یہ محض حضرت اقدس کی توجہ کی برکت تھی۔

(ماخوذ از رجسٹر روایات صحابہؓ غیر مطبوعہ جلد 4 صفحہ 171، 172روایت شیخ اصغر علی صاحب)

حضرت ماسٹر نذیر حسین صاحبؓ ولد حکیم محمد حسین صاحب مرہم عیسیٰ فرماتے ہیں: خاکسار کی عادت تھی کہ جب کبھی بھی خاکسار کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صحبت میں بیٹھنے کا موقع ملتا یا حضور کا لیکچر سنتا تو خاکسار کاپی پینسل اپنے پاس رکھتا اور جب دیکھتا کہ حضور نے کوئی بات فرمائی ہے جو خاکسار کے نزدیک قابل عمل اور زندگی کے لئے مفید اور ضروری ہے تو خاکسار فوراً اُس کو اُس میں درج کر لیتا۔

(رجسٹر روایات صحابہ غیر مطبوعہ جلد 7 صفحہ 71روایت حضرت ماسٹر نذیر حسین صاحبؓ)

بقیہ صفحہ 15 پر

اے مرے مشکل کشا

اے مرے مشکل کشا! میرے خدا! حاجت برار!
فضل کا سایہ ہو مجھ پر میں ہوا زار و نزار
رحم کا ہوں منتظر، ہے تیری بخشش پر نظر
گر نہ ہو تیری عنایت کچھ نہ ہو میرا شمار
سر سے پا تک میں گناہوں میں ہوں ڈوبا اے خدا!
تیری ستّاری و بخشش پر ہے میرا انحصار
ٹھوکریں کھاتا ہوں، پھر آتا ہوں تیرے در پہ میں
تیرے در کو چھوڑ کر جاؤں کہاں اے کردگار!
دست شفقت رکھ دے مولا! میرے سر پر ایک بار
دین و دنیا میں ہو جاؤں کامیاب و کامگار
دل مرا آزاد کر دنیا کی حرص و آز سے
جلوہِ نورِ ازل ہو میرے دل پر ایک بار

(ابو بلال)

آج کی دعا

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ، لَا قُوَّۃَ إِلَّا بِاللّٰہِ، مَا شَآءَ اللّٰہُ کَانَ، وَمَا لَمْ یَشَأْ لَمْ یَکُنْ أَعْلَمُ أَنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ وَّأَنَّ اللّٰہَ قَدْ أَحَاطَ بِکُلِّ شَیْءٍ عِلْمًا

(سنن ابوداؤد، کِتَابُ النَّوم بَابُ مَا یَقُولُ إِذَا أَصْبَحَ حدیث:5075)

ترجمہ: اللہ پاک ہے اپنی حمد کے ساتھ۔ نیکی اور خیر اللہ تعالیٰ کی توفیق کے بغیر ممکن نہیں۔ جو اللہ چاہتا ہے ہو جاتا ہے اور جو نہیں چاہتا نہیں ہوتا۔ مجھے یقین ہے کہ اللہ ہر چیز پر پوری قدرت رکھتا ہے اور اس کا علم ہر شے کو اپنے گھیرے میں لیے ہوئے ہے۔

یہ سید و مولیٰ، خیر الوریٰ، خاتم النبیین، پیارے رسول حضرت محمد ﷺ کی حصولِ حفاظتِ الٰہی کی پیاری دعا ہے۔

عبدالحمید مولیٰ بنو ہاشم سے روایت ہے کہ ان کی والدہ نبی کریم ﷺ کی کسی صاحبزادی کی خدمت کیا کرتی تھی۔ اس صاحبزادی نے اسے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ اسے سکھایا کرتے تھے اور فرماتے تھے: جب تم صبح کرو تو یہ کہا کرو: سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ، لَا قُوَّۃَ إِلَّا بِاللّٰہِ، مَا شَآءَ اللّٰہُ کَانَ، وَمَا لَمْ یَشَأْ لَمْ یَکُنْ أَعْلَمُ أَنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ وَّأَنَّ اللّٰہَ قَدْ أَحَاطَ بِکُلِّ شَیْءٍ عِلْمًا

یعنی اللہ پاک ہے اپنی حمد کے ساتھ۔ نیکی اور خیر اللہ تعالیٰ کی توفیق کے بغیر ممکن نہیں۔ جو اللہ چاہتا ہے ہو جاتا ہے اور جو نہیں چاہتا نہیں ہوتا۔ مجھے یقین ہے کہ اللہ ہر چیز پر پوری قدرت رکھتا ہے اور اس کا علم ہر شے کو اپنے گھیرے میں لیے ہوئے ہے۔’’بلا شبہ جو شخص صبح کے وقت یہ کلمات کہہ لے، تو شام تک اس کی حفاظت کی جائے گی اور جس نے شام کو یہ پڑھ لیے، تو صبح تک اس کی حفاظت کی جائے گی۔‘‘

ہمارے پیارے آقا سیّدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز موجودہ حالات کے پیش نظر مسلسل دعاؤں کی تحریک فرما رہے ہیں۔ آپ ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ UK 2021 کے موقع پر فرمایا:

اللہ تعالیٰ ان دنیا داروں اور دنیاوی حکومتوں کو عقل دے اور اپنی اناؤں کی بجائے انسانیت کو بچانے کی فکر کرنے والے ہوں۔ پس اس لحاظ سے آج ہر احمدی کا کام ہے کہ دعا کرے کہ دنیا تباہی و بربادی سے بچ جائے۔ اور واحد اور لاشریک خدا کو مان لے اور آنحضرت ﷺ کی تعلیم کو سمجھنے والی اور عمل کرنے والی بن جائے۔ اور یہی ان کی بقا ہے اور یہی ان کی بقا کی ضمانت ہے، یہی ان کی نسلوں کی بقاء کی ضمانت ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو عقل دے۔ سب دنیا کے احمدیوں کو اللہ تعالیٰ ہر لحاظ سے حفاظت میں رکھے۔ ان کے لئے بھی دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ ہر قسم کے شر سے ہر احمدی کو ہر مظلوم کو بچا کے رکھے۔

(اختتامی خطاب جلسہ سالانہ UK 2021ء مؤرخہ 8 اگست 2021ء)

مرسلہ: مریم رحمٰن

ادارایہ

اسلامی اصطلاح۔ جَزَاكَ اللّٰہُ خَیْرًا کا استعمال

اسلام نے ایک مومن کو جو آداب سکھائے ہیں ان میں سے ایک ادب شکر گزاری یا شکر بجا آوری بھی ہے۔ اس کے دو حصے ہیں۔ ایک اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا شکر ادا کرنا اور دوسرا اپنے معاشرہ میں ایک دوسرے کے احسانات کا شکر ادا کرنا ہے۔

جہاں تک اپنے رب کائنات کی نعمتوں کا ذکر ہے۔ اس میں دو قسم کی نعمتیں ہیں ایک توصفت ''الرحمٰن'' کے تحت بن مانگی نعمتیں ہیں جیسے ہوا، پانی، زمین وآسمان اور دوسری صفت ''الرحیم' کے تحت اللہ تعالیٰ سے مانگی گئی نعمتوں کا شکر ادا کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں مختلف مقامات پر شکر نعمت کا ذکر فرمایا ہے۔ سورۃ النمل کے مطابق شکر کرنے کا فائدہ اپنے نفس کے لئے ہے۔

پھر سورۃ ابراہیم آیت 8 میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

لَىِٕنۡ شَكَرۡتُمۡ لَاَزِيۡدَنَّكُمۡ۔

کہ اگر تم شکر ادا کرو گے تو میں ضرور تمہیں بڑھاؤں گا۔ سورۃ النمل آیت 20 میں اللہ تعالیٰ نے شکر ادا کرنے کی دُعا بھی سکھلادی جو ان الفاظ میں ہے۔

رَبِّ اَوۡزِعۡنِیۡۤ اَنۡ اَشۡکُرَ نِعۡمَتَکَ الَّتِیۡۤ اَنۡعَمۡتَ عَلَیَّ وَ عَلٰی وَالِدَیَّ وَ اَنۡ اَعۡمَلَ صَالِحًا تَرۡضٰٮہُ وَ اَدۡخِلۡنِیۡ بِرَحۡمَتِکَ فِیۡ عِبَادِکَ الصّٰلِحِیۡنَ۔

(النمل:20)

ترجمہ: اے میرے ربّ! مجھے توفیق بخش کہ میں تیری نعمت کا شکر ادا کروں جو تو نے مجھ پر کی اور میرے ماں باپ پر کی اور ایسے نیک اعمال بجالاؤں جو تجھے پسند ہوں۔ اور تُو مجھے اپنی رحمت سے اپنے نیکو کار بندوں میں داخل کر۔

اور سب سے بڑھ کر سورۃ لقمان میں لقمان کی اپنے بیٹے کو نصائح میں سے ایک نصیحت شکر کی نعمت ہے۔ جس کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

اس کے بعد انسان کو شکر کی طرف متوجہ فرمایا گیا ہے جو اس سورۃ کریمہ میں ایک مرکزی اہمیت رکھتا ہے۔ بار بار حضرت لقمان علیہ السلام اپنے بیٹے کو شکر کی نصیحت فرماتے ہیں۔ پس حضرت لقمانؑ کو جو حکمت عطا ہوئی اس کا مرکزی نکتہ ہی شکر الٰہی ہے جس سے ان کی نصیحت کا آغاز ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کی تو کوئی انتہا ہی نہیں جس نے زمین اور آسمان اور اس میں مخفی تمام طاقتوں کو انسان کی نشو ونما کے لئے مسخر کر دیا حتّٰی کہ کائنات کے کنارے پر واقع گیلیکسیز (Galaxies) بھی انسان میں مخفی طاقتوں پر کچھ نہ کچھ اثر ضرور ڈال رہی ہیں۔ لیکن اس کے باوجود لوگوں میں سے ایسے بھی ہیں جو اس کائنات کا کوئی علم نہیں رکھتے اور اپنی لاعلمی کے باوجود بڑھ بڑھ کر اللہ تعالیٰ پر باتیں بناتے ہیں۔ ان کے پاس نہ کوئی ہدایت ہے اور نہ کوئی روشن کتاب ہے جس میں شرک کی تعلیم دی گئی ہو۔

(قرآن کریم مترجم حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ صفحہ 710)

اللہ تعالیٰ کے شکر کی بجا آوری کے لئے اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ، سُبۡحَانَ اللّٰہِ، اَللّٰہُ اَکۡبَرُ کے الفاظ یا دیگر تسبیحات استعمال ہوتے ہیں۔ جبکہ انسان کے انسان پر احسانات کے لئے مختلف زبانوں میں مختلف الفاظ استعمال ہوتے ہیں۔

جیسے انگریزی زبان میں thanks اور thank you اور اردو میں شکریہ، عربی میں جَزَاكَ اللّٰہُ یا شُکۡرًا جَزِیۡلًا کے الفاظ استعمال کئے جاتے ہیں۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا:

مَنۡ لَّمۡ یَشۡکُرِ النَّاسَ لَمۡ یَشۡکُرِ اللّٰہَ

(الترمذی)

کہ جس نے لوگوں کا شکریہ ادا نہ کیا۔ اس نے اللہ کا شکر ادا نہیں کیا۔

عربی چونکہ امّ الالسنۃ ہے اور ہمارے بہت ہی پیارے رسول حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی زبان ہے اور اللہ کا کلام بھی اسی زبان میں نازل ہوا ہے اس لئے عربی میں جَزَاكَ اللّٰہُ کو رواج دینا چاہیے۔ اگر ہم اس حوالہ سے احادیث کے دریچہ میں جھانکیں تو سب سے بہتر دُعا جو آنحضور ﷺ دیا کرتے تھے وہ جَزَاكَ اللّٰہُ خَیۡرًا کے الفاظ میں ہے جس کے معنٰی ہیں اللہ تم کو بہتر بدلا دے۔ اللہ آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

مَنۡ صُنِعَ إِلَيۡهِ مَعۡرُوفٌ فَقَالَ لِفَاعِلِهِ: جَزَاكَ اللّٰهُ خَيۡرًا فَقَدۡ أَبۡلَغَ فِي الثَّنَاءِ۔

(الترمذی)

کہ جس شخص کے ساتھ کوئی بھلائی کی گئی اور اس نے بھلائی کرنے والے سے جَزَاكَ اللّٰہُ خَیۡرًا کہا تو اس نے اس کی تعریف کی انتہاء کر دی۔

بعض لوگ جَزَاكَ اللّٰہُ کے ساتھ اَحۡسَنَ الۡجَزَآء، اَطۡیَبُ الۡجَزَآء، اَجۡزَءَ الۡجَزَآء، اَخۡیَرَ الۡجَزَآء کے الفاظ استعمال کرنا مستحب سمجھتے ہیں۔ جیسے ایک دفعہ آنحضور ﷺ صحابہ کرام میں کھجوریں تقسیم کر رہے تھے۔ اس وقت حضرت اسید بن حضیرؓ نے آپؐ کا شکریہ ''جَزَاكَ اللّٰہُ اَطۡیَبُ الۡجَزَآءِ'' کے الفاظ میں ادا کیا جس پر آنحضور ﷺ نے فرمایا:

فَجَزَاكُمُ اللّٰہُ خَیۡرًا اَجۡزَءَ الۡجَزَآءِ وَاَطۡیَبُ الۡجَزَآءِ

(المستدرک)

اگر کسی عورت کو یہ دُعا دینی ہو تو اسے کاف پر زیر کے ساتھ جَزَاكِ اللّٰہُ کہیں گے۔

اس مسنون طریق کو رواج دینا چاہیے۔ ہمارے یہاں لندن میں خلافت کی برکت سے ''جَزَاكَ اللّٰہ'' کہنے کا بہت رواج ہے اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذَالِكَ، thank you یا شکریہ بہت کم کہا جاتا ہے۔ معمولی سے معمولی احسان پر چھوٹا بڑا جَزَاكَ اللّٰہُ یا جَزَاكُمُ اللّٰہُ کے الفاظ استعمال کرتا ہے جو بہت خوش آئند بات ہے۔

ایشائی معاشرے میں ہمیں دوسروں کی نقل اُتارنے کا بہت شوق رہتا ہے۔ بالخصوص انگریزی کی نقل میں انگلش بولنے کا اور ہم thanks, thank you کے الفاظ استعمال کرتے ہیں بلکہ سوشل میڈیا میں تو مخفف کرکے Thx بھی لکھ دیا جاتا ہے۔ اگر نقل کرنی ہے تو کیوں نہ سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی کریں جو جَزَاكَ اللّٰہُ خَیۡرًا کے الفاظ استعمال فرمایا کرتے تھے۔

یہ فقرہ ہمارے معاشرے میں اس حد تک مستعمل ہونا چاہیے کہ ایم ٹی اے پر حضور کا خطبہ سنیں، درس سنیں، تقریر سنیں تو ہمیں جَزَاكَ اللّٰہُ یا سَیِّدِیۡ کہنا چاہیے۔ اپنی مساجد میں خطبہ سنیں درس سنیں کوئی نیکی کی بات سنیں تو سب کو ان الفاظ میں دعا دینی چاہیے۔ ہم نے بالعموم دیکھا ہے کہ واٹس ایپ یا سوشل میڈیا پر کسی چیز کی ضرورت ہو تو بار بار میسج کر کے لوگوں سے منگواتے ہیں مگر جب ان کو وہ چیز یا لیٹر کسی طرف سے مل جاتا ہے تو چپ سادھ لیتے ہیں۔ یا صرف jzk لکھ دیتے ہیں ہمیں یاد رکھنا چاہیے کہ یہ ایک دعا ہے اور اس کا مخفف بنانا ٹھیک نہیں، اگر رومن انگریزی میں لکھنا ہو تو JazakAllah لکھنا چاہیے۔ اور A کیپیٹل ہی ہو کیونکہ یہ اللہ کا نام ہے اور اللہ کے سارے نام بڑے حروف میں ہی لکھے جاتے ہیں۔ ایک اور بات یاد رکھیں کہ اگر آپ کو کوئی جَزَاكَ اللّٰہُ کہے تو جواب میں آمین کہیں اگر لکھ کر جواب دینا ہو تو بھی یہی لکھنا چاہیے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اسلامی اصطلاحات کو اپنانے اور اپنے زیر استعمال رکھنے کی توفیق دے۔ آمین

گھر سے باہر جانے کی دعائیں

- حضرت اُم سلمہؓ فرماتی ہیں کہ رسول کریم ﷺ جب میرے گھر سے نکلتے تو آسمان کی طرف نظر اٹھا کر یہ دعا پڑھتے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَعُوۡذُبِكَ اَنۡ اَضِلَّ اَوۡ اُضَلَّ اَوۡ اَزِلَّ اَوۡاُزَلَّ اَوۡ اَظۡلِمَ اَوۡ اُظۡلَمَ اَوۡ اَجۡھَلَ اَوۡ یُجۡھَلَ عَلَیَّ ۔ (سنن ابی داؤد۔ ابواب النوم۔ باب مایقول اذاخرج من بیتہ، حدیث نمبر 5094)

(ترجمہ) اے اللہ! میں آپ کی پناہ مانگتا ہوں اس بات سے کہ میں گمراہ ہوں یا گمراہ کیا جاؤں، یا لغزش کھاؤں یا پھسلایا جاؤں اور اس بات سے کہ میں کسی پر ظلم کروں یا کوئی دوسرا مجھ پر ظلم کرے یا جہالت برتوں یا میرے ساتھ جہالت برتی جائے۔

- حضرت ام سلمہؓ فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب گھر سے باہر تشریف لے جاتے تو یہ دعا پڑھتے:

بِسۡمِ اللّٰہِ تَوَکَّلۡتُ عَلَی اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَعُوۡذُبِكَ مِنۡ اَنۡ نَّزِلَّ اَوۡ نُضِلَّ اَوۡ نَّظۡلِمَ اَوۡ نُظۡلَمَ اَوۡنَجۡھَلَ اَوۡ یُجۡھَلَ عَلَیۡنَا (سنن الترمذی۔ کتاب الدعوات۔ باب منہ، حدیث نمبر 3427)

اے اللہ! ہم تیری پناہ لیتے ہیں اس سے کہ ہمارے قدم (تیرے راستہ سے) خود ڈگمگائیں، یا ہم کسی اور کے قدم ڈگمگائیں اور اس سے کہ ہم کسی کو گمراہ کریں اور اس سے کہ ہم (کسی پر) ظلم کریں، یا ہم پر ظلم کیا جائے، یا ہم (کسی کے ساتھ) نادانی (بدتمیزی) کریں، یا ہم پر نادانی (بدتمیزی) کی جائے۔

قمر داؤد کھوکھر۔ آسٹریلیا

نبی کریم ﷺ کے بعض رؤیا اور تعبیر نبوی

نبی کریم ﷺ کے قرآن و احادیث میں مذکور رؤیا اور کشفی واقعات

قسط نمبر 1

خواب کی حقیقت

خواب اور رؤیا روزمرہ انسانی زندگی کا ایک حصہ ہیں۔ ہر انسان اپنی زندگی میں کبھی نہ کبھی خواب ضرور دیکھتا ہے یعنی نیند کی حالت میں کوئی نہ کوئی نظارہ اسے دکھایا جاتا ہے۔ قرآن کریم جو اللہ تعالیٰ کا کلام ہے اس میں بھی رؤیا کا ذکر فرمایا گیا ہے مثلاً حضرت ابراہیمؑ کا اپنے بیٹے سے متعلق رؤیا، حضرت یوسفؑ کا رؤیا۔ حضرت یوسفؑ کو رؤیا کی تعبیر کے علم دینے کا بھی اللہ تعالیٰ نے خصوصی طور پر ذکر فرمایا ہے۔ حضرت یوسفؑ کے ساتھ جو دوسرے دو قیدی تھے ان کے خوابوں اور ان کی تعبیر جو اللہ تعالیٰ نے حضرت یوسفؑ کو سمجھائی اس کا بھی تذکرہ ہے۔ اسی طرح حضرت یوسفؑ کے دَور کے بادشاہ نے جو خواب دیکھا اور اس کی جو تعبیر حضرت یوسفؑ نے بیان فرمائی۔ اللہ تعالیٰ نے اس کا ذکر بھی اپنے کلام مجید میں محفوظ فرمایا ہے۔ اور سب سے بڑھ کر نبی کریمؐ کے بعض رؤیا کا ذکر بھی قرآن کریم میں موجود ہے جو نبی کریمؐ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے مختلف اوقات میں دکھائے گئے تھے۔

اچھا خواب اور برا خواب

خواب اچھے اور برے (ڈراؤنے) دونوں طرح کے ہوتے ہیں۔

نبی کریمؐ نے فرمایا ہے کہ: خواب تین طرح کے ہیں: دل کے خیالات، شیطان کی طرف سے ڈراؤنا خواب اور اللہ کی طرف سے خوشخبری۔

(صحیح بخاری، کتاب الرؤیا باب القید فی المنام)

ترمذی کی روایت میں ہے نبی کریمؐ نے فرمایا:

خواب تین قسم کے ہوتے ہیں؛ پس اچھے اور نیک خواب تو اللہ کی طرف سے بشارت ہوتے ہیں، اور بعض پریشان کن خواب شیطان کی طرف سے ہوتے ہیں اور بعض خواب نفسانی خیالات ہوتے ہیں (جو نیند میں متمثل ہو جاتے ہیں)۔

(صحیح مسلم، باب فی کون الرؤیا من اللہ)

حضرت ابو قتادہؓ بیان فرماتے تھے کہ نبی کریمؐ نے فرمایا:

اچھا خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے جبکہ برا خواب شیطان کی طرف سے ہے۔

(صحیح بخاری، کتاب الرؤیا باب الرؤیا من اللہ)

حضرت ابو قتادہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریمؐ نے فرمایا:

اچھا خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے جبکہ برا خواب شیطان کی طرف سے ہے۔ پس اگر کوئی برا خواب دیکھے تو اس سے اللہ کی پناہ مانگے اور بائیں طرف تھوک دے وہ اسے کوئی نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔

(صحیح بخاری، کتاب الرؤیا باب الرؤیا الصالحۃ باب الحلم من الشیطان)

نیک، اچھے اور سچے خواب اللہ تعالیٰ کی ہستی پر یقین کا موجب بھی بنتے ہیں اور خالق حقیقی کو پہچاننے کا بھی ایک ذریعہ ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ احادیث میں نیک خواب کو علم نبوت کا ایک جز قرار دیا گیا ہے۔ حضرت انس بن مالکؓ بیان کرتے تھے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا:

کسی نیک آدمی کا اچھا خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے۔

(صحیح بخاری، کتاب الرؤیا باب رؤیا الصالحین)

ایک دوسری روایت میں ''رُؤْیَا الْمُؤْمِنِ'' یعنی مومن کا خواب کے الفاظ ہیں۔

(صحیح بخاری، کتاب الرؤیا باب رؤیا الصالحۃ)

نیک اور سچے خواب کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ نبی کریمؐ مقام نبوت پر سرفراز ہونے سے قبل اور وحی الٰہی کے نزول سے پہلے نیک اور سچے خواب دیکھا کرتے تھے جیسا کہ ام المومنین حضرت عائشہؓ بیان فرماتی تھیں کہ رسول اللہؐ پر وحی کی ابتدا (نیند میں) سچے خوابوں سے ہوئی تھی۔ جو خواب بھی آپؐ دیکھتے صبح کی روشنی کی طرح پورا ہو جاتا۔

(صحیح بخاری، کتاب الوحی باب کیف کان بدء الوحی، کتاب الرؤیا باب التعبیر و اول مابدیٔ بہ رسول اللہؐ من الوحی)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام خواب کے اس پہلو پر روشنی ڈالتے ہوئے فرماتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ نے وحی اور الہام کا مادہ ہر شخص میں رکھ دیا ہے۔ کیونکہ اگر یہ مادہ نہ رکھا ہوتا تو پھر حجت پوری نہ ہوسکتی۔ اس لئے جو نبی آتا ہے اس کی نبوت اور وحی و الہام کے سمجھنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے ہر شخص کی فطرت میں ایک ودیعت رکھی ہوئی ہے اور وہ ودیعت خواب ہے۔ اگر کسی کو کوئی خواب سچی کبھی نہ آئی ہو تو وہ کیونکر مان سکتا ہے کہ الہام اور وحی بھی کوئی چیز ہے۔ اور چونکہ خدا تعالیٰ کی یہ صفت ہے کہ لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفۡسًا اِلَّا وُسۡعَہَا (البقرہ: 287) اس لیے یہ مادہ اس نے سب میں رکھ دیا ہے۔''

(تفسیر حضرت مسیح موعودؑ زیر آیت وَمَا کَانَ لِبَشَرٍ اَنۡ یُّکَلِّمَہُ اللّٰہُ) الشوریٰ: 52 (جلد 4 صفحہ 119)

حضور علیہ السلام ایک اور مقام پر تحریر فرماتے ہیں:

اور خدا نے جو عام لوگوں کے نفوس میں رؤیا اور کشف اور الہام کی کچھ کچھ تخمریزی کی ہے وہ محض اس لئے ہے کہ وہ لوگ اپنے ذاتی تجربہ سے انبیاء علیہم السلام کو شناخت کرسکیں اور اس راہ سے بھی ان پر حجت پوری ہو اور کوئی عذر باقی نہ رہے۔

(لیکچر سیالکوٹ، روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 226)

نبی کا خواب بھی وحی ہے

حضرت ام المؤمنین حضرت عائشہؓ کے بیان کے مطابق رسول اللہؐ پر وحی کی ابتدا (نیند میں) سچے خوابوں سے ہوئی تھی۔ اور یہ متفقہ عقیدہ ہے کہ نبی یا انبیاءؑ کے خواب بھی وحی ہوتے ہیں جیسا کہ امام بخاریؒ نے حضرت عبید بن عمیرؒ کا قول اپنی صحیح میں درج کیا ہے کہ آپ فرماتے تھے کہ انبیاءؑ کے خواب وحی ہوتے ہیں اور پھر انہوں نے (یہ آیت) پڑھی اِنِّیۡۤ اَرٰی فِی الۡمَنَامِ اَنِّیۡۤ اَذۡبَحُکَ (الصافات: 103) میں خواب میں دیکھتا ہوں کہ میں تجھے ذبح کر رہا ہوں۔

(صحیح بخاری، کتاب الوضو باب التخفیف فی الوضوء)

حضرت عبید بن عمیرؒ مشہور تابعی ہیں جو رسول اللہؐ کے دور مبارک ہی میں پیدا ہوئے۔ انہوں نے حضرت ابراہیمؑ کے خواب سے یہ استدلال کیا کہ اولاد کا قتل تو حرام ہے لیکن حضرت ابراہیمؑ خواب دیکھ کر اس کی تعمیل فرمانے لگے تھے اگر خواب وحی نہ ہوتا تو ایسا ہرگز نہ کرتے۔

حضرت مسیح موعودؑ نے بھی خواب کو وحی و الہام کی قسموں ہی میں شمار فرمایا ہے۔ حضور علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں کہ:

صورت چہارم الہام کی یہ ہے کہ رؤیا صادقہ میں کوئی امر خدائے تعالیٰ کی طرف سے منکشف ہو جاتا ہے یا کبھی کوئی فرشتہ انسان کی شکل میں متشکل ہو کر کوئی غیبی بات بتلاتا ہے یا کوئی تحریر کاغذ پر یا پتھر وغیرہ پر مشہود ہو جاتی ہے جس سے کچھ اسرار غیبیہ ظاہر ہوتے ہیں۔

(براہین احمدیہ، حصہ اول روحانی خزائن جلد اول صفحہ 274 حاشیہ در حاشیہ نمبر 1)

اس مختصر تمہید کے بعد آئندہ سطور میں نبی کریمؐ کے 45 رؤیا اور 18 کشفی واقعات کا ذکر کیا جارہا ہے جو قرآن و حدیث میں مذکور ہیں اور سیرت النبیؐ کا ایک نہایت ہی اہم اور خاص باب ہیں۔ مضمون کے طویل ہوجانے کے خوف سے اس مضمون میں احادیث کے اصل متن کی بجائے صرف ترجمہ پر ہی اکتفا کیا گیا ہے۔

قرآن کریم میں مذکور رسول اللہؐ کے رؤیا

پہلی رؤیا

قرآن کریم میں رسول اللہؐ کے پہلے رؤیا کا ذکر سورۃ الانفال کی آیت 44 میں فرمایا گیا ہے جیسے کہ فرمایا:

اِذۡ یُرِیۡکَہُمُ اللّٰہُ فِیۡ مَنَامِکَ قَلِیۡلًا ؕ وَلَوۡ اَرٰىکَہُمۡ کَثِیۡرًا لَّفَشِلۡتُمۡ وَلَتَنَازَعۡتُمۡ فِی الۡاَمۡرِ وَلٰکِنَّ اللّٰہَ سَلَّمَ ؕ اِنَّہٗ عَلِیۡمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوۡرِ۔

(یاد کرو) جب اللہ تجھے ان کو تیری نیند کی حالت میں کم دکھا رہا تھا اور اگر وہ تجھے ان کو کثیر تعداد میں دکھاتا تو اے مومنو! تم ضرور بزدلی دکھاتے اور اس اہم معاملہ میں اختلاف کرتے۔ لیکن اللہ نے تمہیں بچا لیا۔ یقیناً وہ سینوں کے رازوں کو خوب جانتا ہے۔

اس مذکورہ بالا آیت میں نبی کریمؐ کے جس رؤیا کا ذکر ہے اس کا تعلق غزوہ بدر کے ساتھ ہے اور اس غزوہ کے موقعہ پر نبی کریمؐ کو خواب میں کفار کے لشکر کی کیفیت یعنی دشمنوں کی تعداد کم کر کے دکھائی گئی تھی جس کا فائدہ یہ ہوا کہ صحابہؓ کے حوصلے بھی بلند رہے، وہ ثابت قدم بھی رہے اور انجام کار کامیابی سے ہمکنار ہوئے۔ اور اگر اللہ تعالیٰ خواب میں کفار کے لشکر کو زیادہ کر کے دکھاتا تو مسلمان پست حوصلہ اور بزدل ہو جاتے اور جنگ کے متعلق ان کے خیالات مختلف ہو جاتے۔ کوئی ثابت قدم رہنے کی رائے دیتا کوئی بھاگ جانے کی۔ مگر اللہ تعالیٰ نے یہ خواب دکھا کر مومنوں کو باہمی اختلاف اور بزدلی سے محفوظ رکھا۔

حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد المسیح الموعودؓ نے اپنی تفسیر صغیر میں اس آیت کے فٹ نوٹ میں یہ تحریر فرمایا ہے کہ خواب میں دشمن کی تعداد کم کر کے دکھائے جانے کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ دشمن پر غلبہ ملے گا۔

(تفسیر صغیر صفحہ 225)

امام ابن اکثیرؒ نے اس آیت کی تفسیر میں یہ لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے

اپنے نبیؐ کو خواب میں مشرکوں کی تعداد بہت کم دکھائی۔ آپؐ نے اپنے اصحابؓ سے ذکر فرمایا اور یہ چیز ان کی ثابت قدمی کا باعث بن گئی۔ ممکن تھا کہ اُن کی تعداد کی زیادتی ان میں رعب بٹھا دے اور آپس میں اختلاف شروع ہو جائے کہ آیا ان سے لڑیں یا نہ لڑیں؟ اللہ تعالیٰ نے اس بات سے ہی بچا لیا اور ان کی تعداد کم کر کے دکھائی.... خواب میں تعداد میں کم دکھا کر پھر یہ بھی مہربانی فرمائی کہ بوقت جنگ بھی مسلمانوں کی نگاہوں اور ان کی جانچ میں وہ بہت ہی کم آئے تاکہ مسلمان دلیر ہو جائیں اور انہیں کوئی چیز ہی نہ سمجھیں۔

عبداللہ ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ میں نے اندازہ کر کے اپنے ساتھی سے کہا کہ یہ لوگ تو کوئی ستر کے قریب ہوں گے۔ اس نے پورا اندازہ کر کے کہا؛ نہیں کوئی ایک سو ہیں۔ پھر ان میں سے ایک شخص ہمارے ہاتھ میں قید ہو گیا، ہم نے اس سے پوچھا کہ تم کتنے ہو؟ اس نے کہا ایک ہزار کا لشکر ہے۔

(تفسیر ابن کثیر اُردو، سورۃ الانفال پارہ نمبر 10 صفحہ 416 شائع کردہ مکتبہ قدوسیہ 2006ء)

نبی کریمؐ کے اس خواب سے متعلق تفسیر مظہری میں یہ مذکور ہے کہ قلت اعداد دکھانے کی غرض یہ ہے کہ مسلمان ثابت قدم رہیں ان کے حوصلے بلند ہو جائیں اور دشمنوں کی کثرت دیکھ کر خوف زدہ نہ ہوں۔ واقعہ یہ ہوا کہ بدر کے دن رسول اللہؐ نے صحابہؓ کو حکم دیا کہ جب تک میں تم کو لڑنے کا حکم نہ دوں تم لڑائی نہ چھیڑنا اگر دشمن تمہارے قریب آ جائیں تو تیر چلانا تلوار نہ چلانا، تلوار کی جنگ اس وقت کرنا جب وہ تم پر ٹوٹ ہی پڑیں۔ اس کے بعد جھونپڑی کے اندر حضورؐ کو کچھ نیند کی جھپکی آ گئی۔ حضرت ابو بکرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! دشمن قریب آ پہنچے اور کچھ چھیڑ چھاڑ بھی کرنے لگے ہیں۔ رسول اللہؐ (ابو بکرؓ کی آواز سے بیدار ہو گئے۔ خواب میں اللہ نے آپؐ کو دشمنوں کی تعداد کم کر کے دکھائی تھی۔ آپؐ نے صحابہؓ کو اس کی اطلاع دی۔) اس طرح لوگوں کی ہمت بندھی رہی اور حوصلے بلند رہے۔

ابن اسحاق اور ابن المنذر نے بروایت حبان بن واسع بیان کیا کہ رسول اللہؐ نے فرمایا ابو بکر بشارت ہو کہ اللہ کی مدد تمہارے لئے آ پہنچی یہ جبرئیل اپنے گھوڑے کی لگام پکڑے کھینچے لا رہے ہیں جن کے اوپر غبار ہے۔

(تفسیر مظہری اردو، از قاضی محمد ثناء اللہ مجددی پانی پتی، متوفی 1225 ہجری، جلد پنجم، صفحہ 94، مطبوعہ دارالاشاعت کراچی 1999ء۔ قاضی محمد ثناء اللہ مجددیؒ پانی پتی ہندوستان کے مشہور ولی حضرت مرزا مظہر جان جاناں متوفی 1195 ہجری کے خلیفہ تھے)

دوسری رؤیا

قرآن کریم میں رسول اللہؐ کے دوسری رؤیا کا ذکر سورۃ بنی اسرائیل کی آیت 61 میں فرمایا گیا ہے جیسے کہ فرمایا:

وَمَا جَعَلْنَا الرُّءْيَا الَّتِيْٓ اَرَيْنٰكَ اِلَّا فِتْنَةً لِّلنَّاسِ۔

اور جو رؤیا ہم نے تجھے دکھائی تھی اسے ہم نے لوگوں کے لیے صرف امتحان کا ذریعہ بنایا تھا۔

اس مذکورہ بالا آیت میں صرف ایک رؤیا کا ذکر کیا گیا ہے لیکن یہ نہیں بتایا گیا کہ وہ رؤیا کون سا تھا۔ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمدؓ نے اپنی تفسیر صغیر میں اس آیت کے فٹ نوٹ میں یہ تحریر فرمایا ہے کہ رؤیا اسی سورۃ میں اسراء کے واقعہ میں بیان کی گئی ہے اور اسراء وہ کشفی سفر تھا جو فلسطین کی طرف ہوا۔

(تفسیر صغیر، صفحہ 357)

واقعہ اسراء کا ذکر اللہ تعالیٰ نے سورۃ بنی اسرائیل کی ابتدائی آیت میں ان الفاظ میں فرمایا ہے:

سُبْحٰنَ الَّذِيْٓ اَسْرٰى بِعَبْدِهٖ لَيْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَى الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا

(بنی اسرائیل: 2)

یعنی پاک ہے وہ جو رات کے وقت اپنے بندے کو مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ کی طرف لے گیا۔

قرآن کریم کی اس آیت سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ یہ سفر رات کے وقت ہوا، یہ سفر مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک سفر ہوا، آسمان کا ذکر نہیں کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ اس سفر کے ذریعہ رسول اللہؐ کو اپنے بعض نشانات دکھانا چاہتا تھا۔

کتب احادیث اور سیرت کی کتب میں اس واقعہ اسراء کی تفاصیل موجود ہیں۔ ان تمام روایات کا خلاصہ یہ ہے کہ ایک رات نبی کریمؐ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کا ایک فرشتہ آپؐ کے پاس بُراق نامی سفید رنگ کا ایک جانور لے کر آیا جو گدھے سے بڑا اور خچر سے چھوٹا تھا اور آپؐ کو اس پر سوار کیا۔ اور پھر آپؐ کو ساتھ لے کر بیت المقدس کی طرف روانہ ہو گیا۔ اس جانور کا قدم اس تیزی سے اٹھتا تھا کہ ہر قدم نظر کی انتہائی حد تک لے جاتا تھا۔ اور آپؐ بہت جلد بیت المقدس پہنچ گئے۔ راستے میں آپؐ کو ایک بڑھیا ملی جسے دیکھ کر آپؐ نے جبرئیل سے پوچھا یہ کون ہے؟ جبرئیل نے کہا کہ آگے چلئے۔ جب آپؐ آگے گئے تو راستے میں کسی نے آواز دے کر بلایا اور کہا محمد ادھر آؤ۔ مگر جبرئیل نے آپؐ سے پھر یہی کہا کہ چلے آگے چلے۔ جب آپؐ آگے گئے تو کچھ دیر بعد راستے میں آپؐ کو کچھ لوگوں کی جماعت ملی جس نے آپ کو سلام کہا۔ جبرئیل نے کہا آپ بھی ان کو سلام کہیں۔ بالآخر آپؐ بیت المقدس پہنچ گئے۔ یہاں جبرئیل نے آپؐ کے سامنے تین پیالے پیش کئے، ایک میں پانی تھا، دوسرے میں شراب تھی اور تیسرے میں دودھ تھا۔ آپؐ نے دودھ کا پیالہ لے لیا اور باقی دونوں رد کر دیے۔ جبرئیل نے کہا: آپ نے فطرت کی بات اختیار کی۔ اگر آپؐ پانی لیتے تو آپؐ کی امت غرق ہو جاتی۔ اور اگر شراب کا پیالہ لیتے تو آپؐ کی امت بھٹکی پھرتی۔ پھر آپؐ کے سامنے حضرت آدمؑ اور ان کے بعد کے انبیاءؑ لائے گئے اور آپؐ نے ان کا امام بن کر انہیں نماز پڑھائی، گویا وہ انبیاءؑ آپؐ کے مقتدی بنے اور آپؐ ان کے امامؑ ہوئے۔ اس کے بعد جبرئیل نے آپؐ سے کہا کہ وہ جو آپؐ نے راستے میں ایک بڑھیا دیکھی تھی وہ دنیا تھی اور دنیا کی عمر میں اب صرف اسی قدر باقی رہ گیا ہے جو بڑھیا کی عمر میں باقی ہے۔ اور وہ جو آپؐ کو ایک شخص راستے میں ایک طرف بلاتا تھا وہ شیطان تھا جو آپؐ کو راستے سے ہٹا کر اپنی طرف متوجہ کرنا چاہتا تھا۔ اور وہ جو آپؐ کو آخر میں ایک جماعت ملی تھی اور انہوں نے آپؐ کو سلام کہا تھا وہ اللہ تعالیٰ کے انبیاء حضرت ابراہیمؑ، موسیٰؑ اور عیسیٰؑ تھے۔ اور اس کے بعد نبی کریمؐ واپس مکہ تشریف لے آئے۔

(تلخیص از سیرۃ خاتم النبیینؐ از حضرت مرزا بشیر احمدؓ صفحہ 199 تا 202)

احادیث سے یہ بھی ثابت ہے کہ رسول اللہؐ سوئے ہوئے تھے کہ یہ واقعہ پیش آیا۔ چنانچہ مذکور ہے:

وَهُوَ نَائِمٌ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ

یعنی آپؐ سوئے ہوئے تھے مسجد حرام میں

اور اس واقعہ کے بعد آپؐ بیدار ہو گئے اور اس واقعہ کے وقت آپ کا جسم مبارک غائب نہیں ہوا تھا۔ ایسا ہی مذکور ہے کہ

وَاسْتَيْقَظَ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ

یعنی پھر آپؐ بیدار ہو گئے اور آپؐ مسجد حرام میں تھے۔

غرض یہ واقعہ اسراء ایک روحانی امر اور ایک نہایت لطیف کشف تھا جو رسول اللہؐ کو نیند کی حالت میں پیش آیا۔

(صحیح بخاری، کتاب التوحید باب وَكَلَّمَ اللّٰهُ مُوْسٰى تَكْلِيْمًا۔ صحیح بخاری، کتاب التفسیر سورۃ بنی اسرائیل۔ صحیح بخاری، کتاب الانبیاء باب تنام عینہ ولا ینام قلبہ باب واذکر فی الکتاب مریم۔ صحیح بخاری، کتاب بدء الخلق باب ذکر الملائکۃ)

تیسری رؤیا

قرآن کریم میں رسول اللہؐ کے تیسری رؤیا کا ذکر سورۃ الفتح کی آیت 28 میں فرمایا گیا ہے جیسے کہ فرمایا:

لَقَدْ صَدَقَ اللّٰهُ رَسُوْلَهُ الرُّءْيَا بِالْحَقِّ ۚ لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ اٰمِنِيْنَ ۙ مُحَلِّقِيْنَ رُءُوْسَكُمْ وَمُقَصِّرِيْنَ ۙ لَا تَخَافُوْنَ ۗ فَعَلِمَ مَا لَمْ تَعْلَمُوْا فَجَعَلَ مِنْ دُوْنِ ذٰلِكَ فَتْحًا قَرِيْبًا۔

اللہ نے اپنے رسول کو اس رؤیا کا مضمون پوری طرح سچا کر کے دکھا دیا کہ تم مسجد حرام میں اگر خدا نے چاہا تو امن کے ساتھ ضرور داخل ہو گے اور اپنے سر پوری طرح منڈوائے ہوئے یا چھوٹے بال کروائے ہوئے ہو گے کسی سے نہ ڈرتے ہو گے۔ سو اللہ نے وہ کچھ جان لیا جو تم نہیں جانتے تھے اور اس نے اس کے ورے ایک اور فتح رکھ دی ہے۔

حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمدؓ نے اپنی تفسیر صغیر میں اس آیت کے فٹ نوٹ میں یہ تحریر فرمایا ہے کہ ’’رسول کریمؐ نے رؤیا میں دیکھا تھا کہ ہم خانہ کعبہ کا طواف کر رہے ہیں۔ اس خواب کو پورا کرنے کے لئے آپؐ مکہ جانے کے لئے روانہ ہوئے لیکن حدیبیہ کے مقام پر روک دئے گئے۔ آخر کفار نے درخواست کی کہ اس سال طواف نہ کریں مگر اگلے سال ہم آپ کا راستہ کھلا چھوڑ دیں گے۔ اس وقت طواف کر لیں۔‘‘

(تفسیر صغیر صفحہ 681)

اس رؤیا میں درحقیقت صلح اور امن کے ساتھ مکہ کو فتح کرنے کی خبر دی گئی تھی۔ لیکن رسول اللہؐ نے اس کی تعبیر یہی سمجھی شاید ہمیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے خانہ کعبہ کا طواف کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ نبی کریمؐ نے اپنے اصحابؓ سے اس بات کا تذکرہ فرمایا اور انہیں بھی اپنے ساتھ چلنے کی تلقین فرمائی اور ساتھ ہی یہ بھی بتا دیا کہ ہم صرف طواف کی نیت سے جا رہے ہیں کسی قسم کا مظاہرہ یا کوئی ایسی بات نہ کی جائے جو دشمن کی ناراضگی کا موجب ہو۔ چنانچہ ذوالقعدہ سن 6 ہجری پیر کے دن صبح کے وقت نبی کریمؐ اپنے کم و بیش چودہ سو اصحابؓ کے ساتھ مکہ روانہ ہو گئے۔

مکہ کے قریب پہنچ کر معلوم ہوا کہ کفار مکہ جنگ پر آمادہ ہیں اور مسلمانوں کو آگے نہیں جانے دیں گے۔ چنانچہ یہ قافلہ مکہ کے قریب حدیبیہ کے مقام پر ٹھہرا جہاں نبی کریمؐ نے فرمایا کہ میں مکہ والوں سے یہ درخواست کروں گا کہ وہ ہمیں حج کی اجازت دے دیں اور خواہ کوئی شرط بھی وہ کریں میں اسے منظور کر لوں گا۔ بالآخر یہاں وہ عظیم الشان معاہدہ ہوا جو صلح

حدیبیہ کے نام سے مشہور ہے۔ اس معاہدہ پر صحابہؓ کے دل میں غم اور غصہ کے جذبات پیدا ہوئے یہاں تک کہ حضرت عمرؓ نے رسول اللہؐ سے کہا یا رسول اللہ! کیا ہم سچے نہیں ہیں؟ آپؐ نے فرمایا ہاں! پھر انہوں نے کہا یا رسول اللہؐ! کیا آپ کو اللہ تعالیٰ نے نہیں بتایا تھا کہ ہم خانہ کعبہ کا طواف کریں گے؟ آپؐ نے فرمایا ہاں! اس پر حضرت عمرؓ نے کہا پھر آپ نے آج یہ معاہدہ کیوں کیا ہے؟ رسول اللہؐ نے فرمایا عمر! اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ تو فرمایا تھا کہ ہم بیت اللہ کا طواف امن سے کریں گے مگر یہ تو نہیں فرمایا تھا کہ ہم اسی سال کریں گے یہ تو میرا اجتہاد تھا۔ پھر فرمایا تو پھر تم انتظار کرو تم ان شاء اللہ ضرور مکہ میں داخل ہو گے اور کعبہ کا طواف کرو گے۔

اسی موقع پر بیعت رضوان بھی ہوئی جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے سورۃ الفتح کی آیت 19 میں فرمایا ہے۔ معاہدہ مکمل ہونے کے بعد رسول اللہؐ نے اپنی حرم محترم حضرت ام سلمہؓ کی تجویز پر اپنے قربانی کے جانور ذبح فرمانے کے بعد اپنے سر کے بال منڈوائے، یہ دیکھ کر صحابہؓ نے بھی ایسا ہی کیا۔ غرض نبی کریمؐ اس معاہدہ کے بعد واپس مدینہ تشریف لے گئے اور یہ معاہدہ ایک عظیم الشان فتح پر منتج ہوا۔

واپسی کے سفر میں اللہ تعالیٰ نے سورۃ الفتح نازل فرمائی جس کے بارہ میں رسول اللہؐ نے فرمایا کہ مجھ پر آج رات ایک ایسی سورۃ نازل ہوئی ہے جو مجھے دنیا کی سب چیزوں سے زیادہ محبوب ہے۔

(تلخیص از سیرۃ خاتم النبیینؐ از حضرت مرزا بشیر احمدؓ صفحہ 748 تا 772، صحیح بخاری کتاب المغازی، باب غزوۃ الحدیبیہ، صحیح بخاری کتاب التفسیر، باب إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِينًا)

چوتھی رؤیا

قرآن کریم میں رسول اللہؐ کے چوتھی رؤیا کا ذکر سورۃ النجم کی آیت 8 تا 19 میں فرمایا گیا ہے جیسے کہ فرمایا:

وَهُوَ بِالْاُفُقِ الْاَعْلٰى ۝٨ ثُمَّ دَنَا فَتَدَلّٰى ۝٩ فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى ۝١٠ فَاَوْحٰۤى اِلٰى عَبْدِهٖ مَاۤ اَوْحٰى ۝١١ مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَاٰى ۝١٢ اَفَتُمٰرُوْنَهٗ عَلٰى مَا يَرٰى ۝١٣ وَلَقَدْ رَاٰهُ نَزْلَةً اُخْرٰى ۝١٤ عِنْدَ سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰى ۝١٥ عِنْدَهَا جَنَّةُ الْمَاْوٰى ۝١٦ اِذْ يَغْشَى السِّدْرَةَ مَا يَغْشٰى ۝١٧ مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰى ۝١٨ لَقَدْ رَاٰى مِنْ اٰيٰتِ رَبِّهِ الْكُبْرٰى ۝١٩

ترجمہ: جبکہ وہ بلند ترین افق پر تھا۔ پھر وہ نزدیک ہوا، پھر وہ نیچے اتر آیا۔ پس وہ دو قوسوں کے وتر کی طرح ہوگیا یا اس سے بھی قریب تر۔ پس اس نے اپنے بندے کی طرف وہ وحی کیا جو بھی وحی کیا۔ اور دل نے جھوٹ بیان نہیں کیا جو اس نے دیکھا۔ پس کیا تم اس سے اس پر جھگڑتے ہو جو اس نے دیکھا؟ جبکہ وہ اسے ایک اَور کیفیت میں بھی دیکھ چکا ہے۔ آخری حد پر واقع بیری کے پاس۔ اس کے قریب ہی پناہ دینے والی جنت ہے۔ جب بیری کو اس نے ڈھانپ لیا جس نے ڈھانپ لیا۔ نہ نظر کج ہوئی اور نہ حد سے بڑھی۔ یقیناً اس نے اپنے رب کے نشانات میں سے سب سے بڑا نشان دیکھا۔

ان مذکورہ بالا آیات میں نبی کریمؐ کے معراج روحانی کا نقشہ کھینچا گیا ہے یعنی وہ روحانی سفر جس میں نبی کریمؐ کو آسمان تک پہنچایا گیا جہاں آپؐ بالآخر اللہ تبارک و تعالیٰ کے دربار میں حاضر ہوئے۔ اس معراج روحانی کی تفصیلات بھی احادیث میں موجود ہیں اور کتب احادیث میں کم و بیش پینتالیس صحابہؓ سے مختلف الفاظ کے ساتھ معراج کا واقعہ منقول ہے۔ اس واقعہ معراج سے متعلق روایات کا خلاصہ یہ کہ نبی کریمؐ ایک رات مسجد حرام میں لیٹے ہوئے تھے اور نیند اور بیداری کی کیفیت میں تھے کہ حضرت جبرئیلؑ نمودار ہوئے اور انہوں نے آپؐ کو اٹھا کر پہلے آپؐ کا سینہ چاک کیا اور آپؐ کے قلب مبارک کو آب زمزم سے اچھی طرح دھویا اور پھر آپؐ کے دل میں حکمت و ایمان کا خزانہ بھر کے آپؐ کے سینے کو بند کر دیا۔ اس کے بعد جبرئیلؑ نبی کریمؐ کو لے کر آسمانوں کی طرف بلند ہوئے۔ پہلے آسمان پر نبی کریمؐ کی ملاقات حضرت آدمؑ سے ہوئی۔ پھر دوسرے آسمان پر گئے جہاں حضرت یحیٰؑ اور حضرت عیسیٰؑ سے ملاقات ہوئی۔ پھر تیسرے آسمان پر حضرت یوسفؑ سے، چوتھے آسمان پر حضرت ادریسؑ سے، پانچویں آسمان پر حضرت ہارونؑ سے، چھٹے آسمان پر حضرت موسیٰؑ اور پھر ساتویں آسمان پر حضرت ابراہیمؑ سے ملاقات ہوئی۔ اس کے بعد نبی کریمؐ اس مقام پر پہنچے جسے قرآن کریم سِدۡرَۃِ الۡمُنۡتَہٰی کے الفاظ میں بیان فرماتا ہے یعنی انسان کی روحانی رفعت کا وہ آخری مقام یا حد کہ جس کے بعد انسان کی رسائی ممکن نہیں۔ اس مقام پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپؐ پر وحی بھی اتاری گئی اور آپؐ نے حضرت جبرئیلؑ کو ان کی اصل شکل و صورت میں دیکھا کہ ان کے چھ سو پر ہیں۔ اور اسی معراج کے موقعہ پر پانچ نمازوں کا تحفہ ملا جن کا ثواب پچاس نمازوں کے برابر قرار دیا گیا۔

(صحیح بخاری کتاب بدء الخلق باب ذکر الملائکۃ)

واقعہ معراج کے ایک لطیف کشف یا رؤیا ہونے کا سب سے بڑا ثبوت یہی ہے کہ روایات میں یہ مذکور ہے کہ نبی کریمؐ مسجد الحرام میں سوئے ہوئے تھے اور دوسرا یہ کہ واقعہ معراج کے بعد یہ ذکر ہے کہ پھر آپؐ بیدار ہوگئے۔ اور تیسرا یہ کہ نبی کریمؐ نے دوران معراج جو نظارے دیکھے وہ ظاہری آنکھ سے نہیں دیکھے بلکہ قرآن کریم سورۃ النجم کی ابتدائی آیات میں اسے رؤیت قلبی قرار دیتا ہے۔

پانچواں رؤیا

قرآن کریم میں رسول اللہؐ کے پانچویں رؤیا کا ذکر سورۃ التکویر کی آیت 24 میں فرمایا گیا ہے جیسے کہ فرمایا:

وَلَقَدْ رَاٰهُ بِالْاُفُقِ الْمُبِيْنِ

اور وہ ضرور اسے روشن افق پر دیکھ چکا ہے۔

اس مذکورہ بالا آیت قرآنی میں ایک رؤیت کا ذکر ہے۔ اس رؤیت سے مراد بھی خواب میں یا کشفاً دیکھنا مراد ہے۔ اس کے بارہ میں امام ابن کثیرؒ نے اپنی تفسیر میں یہ لکھا ہے کہ یہ پیغمبر اس فرشتے کو اس کی اصلی صورت پر بھی دیکھ چکے ہیں جبکہ وہ اپنے چھ سو پروں سمیت ظاہر ہوئے تھے۔ یہ واقعہ بطحا کا ہے اور یہ پہلی مرتبہ کا دیکھنا تھا، آسمان کے کھلے کناروں پر یہ دیدار جبرئیلؑ ہوا تھا۔

(تفسیر ابن کثیر اردو، سورۃ التکویر پارہ نمبر 30 صفحہ 690، شائع کردہ مکتبہ قدوسیہ 2006ء)

اس قول کے قائلین میں سے حضرت عائشہؓ بھی تھیں۔

(تفسیر مظہری اردو، از قاضی محمد ثناء اللہ مجددی پانی پتی، متوفی 1225 ہجری، جلد بارہ صفحہ 215، مطبوعہ دار الاشاعت کراچی 1999ء۔ قاضی محمد ثناء اللہ مجددیؒ پانی پتی ہندوستان کے مشہور ولی حضرت مرزا مظہر جان جاناں متوفی 1195 ہجری کے خلیفہ تھے)

کتب احادیث میں مذکور رسول اللہؐ کے رؤیا

رؤیا نمبر 1:۔ نبی کریمؐ کا خواب میں اپنا دار الہجرت دیکھنا اور تلوار کا ٹوٹنا اور جڑنا

حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے کہ نبی کریمؐ نے فرمایا: میں نے خواب میں دیکھا تھا کہ میں مکہ سے ایک ایسی سرزمین میں ہجرت کر رہا ہوں جہاں کھجور کے باغات ہیں۔ اس پر میں نے یہ خیال کیا کہ یہ مقام یمامہ یا ہجر ہے، لیکن وہ تو مدینہ نکلا، یثرب۔ اور اسی خواب میں مَیں نے دیکھا کہ میں نے تلوار ہلائی اور وہ درمیان میں سے ٹوٹ گئی۔ یہ اس نقصان اور مصیبت کی طرف اشارہ تھا جو احد کی لڑائی میں مسلمانوں کو اٹھانی پڑی تھی۔ پھر میں نے اس تلوار کو دوسری مرتبہ ہلایا تو وہ پہلے سے بھی اچھی صورت میں جڑ گئی۔ یہ فتح مکہ کی طرف اشارہ تھا اور مسلمانوں کو اجتماعی زندگی میں قوت و توانائی عطا فرمائی تھی۔ اور میں نے اسی خواب میں ایک گائے دیکھی تھی اور اللہ تعالیٰ کی تقدیرات میں بھلائی ہی ہوتی ہے۔ ان گائیوں سے ان مسلمانوں کی طرف اشارہ تھا جو احد کی جنگ میں شہید ہوئے۔ اور خیر وہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے خیر اور سچائی کے ثواب کی صورت میں دیا یعنی وہ جو ہمیں اللہ تعالیٰ نے جنگ بدر کے بعد (دوسری فتوحات خیبر اور فتح مکہ کی صورت میں) دی۔

(صحیح بخاری، کتاب الرؤیا باب اذا رأ بقرا تنحر، باب اذا هز سیفاً، صحیح بخاری کتاب الانبیاء باب علامات النبوۃ فی الاسلام، کتاب المغازی باب من قتل من المسلمین یوم احد۔ صحیح مسلم، حدیث نمبر: 5649)

رؤیا نمبر 2:۔ غزوہ احد سے پہلے ایک رؤیا میں چار نظارے

حضرت عبداللہ ابن عباسؓ روایت بیان فرماتے تھے کہ رسول اللہؐ کی تلوار ذوالفقار بدر کے دن (اموال غنیمت میں) ہاتھ آئی تھی۔ اس تلوار کے بارہ میں رسول اللہؐ نے اپنی یہ رؤیا بیان فرمائی کہ میں نے دیکھا کہ میری تلوار ذوالفقار ٹوٹی ہوئی ہے یا اس کی دھار پر کٹاؤ پڑ گیا ہے۔ میں نے اس کی تعبیر تمہارے اندر کٹاؤ مراد لیا ہے دوسری روایت میں ہے کہ میں نے جو کچھ اپنی تلوار کے بارہ میں دیکھا ہے اسے ناپسند کیا ہے (ایک روایت میں اس کی تعبیر میں نبی کریمؐ نے فرمایا کہ میرے اہل بیت میں سے کوئی شخص ہے، جو اشارہ تھا سید الشہداء حضرت حمزہؓ کی شہادت کی طرف)۔ اور میں نے دیکھا کہ میں نے اپنے پیچھے ایک دنبہ بٹھایا ہوا ہے۔ میں نے اس کی تعبیر بغیر لشکر مراد لی ہے۔ دوسری روایت میں ہے کہ میں لوگوں کے لئے دنبہ ذبح کروں گا۔ اور میں نے دیکھا کہ میں ایک محفوظ زرہ میں ہوں۔ میں نے اس کی تعبیر مدینہ مراد لی ہے۔ اور میں نے ایک گائے دیکھی جو ذبح کی جارہی ہے۔ پس گائے میں اللہ کی قسم خیر ہی ہے۔

(مسند امام احمدؒ جلد اول صفحہ 271، مستدرک للحاکم حدیث نمبر: 4896،2588۔ دلائل النبوۃ (اردو) از امام ابی بکر احمد بن حسین البیہقی جلد دوم حصہ سوم، صفحہ 153-154 دار الاشاعت کراچی، مئی 2009ء)

رؤیا نمبر 3:۔ نبی کریمؐ کا خواب میں اللہ تعالیٰ کو دیکھنا اور ملاء اعلیٰ میں فرشتوں کا بحث کرنا

حضرت عبداللہؓ ابن عباسؓ بیان فرماتے تھے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ ایک رات خواب میں اللہ تعالیٰ میرے پاس نہایت ہی اچھی

صورت میں ظاہر ہوا۔ اور اس نے فرمایا اے محمدؐ! کیا آپؐ کو معلوم ہے کہ ملاءِ اعلیٰ میں فرشتے کیا بحث کر رہے ہیں؟ میں نے جواب دیا نہیں۔ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ پھر اللہ تعالیٰ نے میرے کندھوں کے درمیان اپنا ہاتھ رکھا جس کی ٹھنڈک مجھے اپنے سینے میں محسوس ہوئی یا یہ فرمایا کہ میرے حلق تک ٹھنڈک محسوس ہوئی اور مجھے زمین و آسمان کی تمام چیزوں کے بارہ میں علم ہوگیا۔ پھر رسول اللہؐ نے یہ آیت پڑھی:

وَكَذٰلِكَ نُرِيْٓ اِبْرٰهِيْمَ مَلَكُوْتَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ لِيَكُوْنَ مِنَ الْمُوْقِنِيْنَ۔

(الانعام: 76)

اور ہم ابراہیم کو اس طرح آسمانوں اور زمین پر اپنی بادشاہت دکھاتے تھے تاکہ وہ یقین کرنے والوں میں سے ہو جائے۔

پھر اللہ تعالیٰ نے مجھ سے دوبارہ دریافت فرمایا اے محمدؐ! کیا آپؐ کو معلوم ہے کہ ملاءِ اعلیٰ میں فرشتے کیا بحث کر رہے ہیں؟ میں نے عرض کیا کہ ہاں میں جانتا ہوں کفارات (یعنی گناہوں کو ختم کرنے والی چیزوں) کے بارہ میں گفتگو کر رہے ہیں۔ اور وہ کفارات یہ ہیں نماز کے بعد مسجدوں میں بیٹھنا، باجماعت نماز کے لئے پیدل چل کر جانا، (سردی وغیرہ کی وجہ سے) دل نہ چاہنے کے باوجود خوب اچھی طرح وضو کرنا۔ جس نے یہ سب کام کئے وہ بھلائی پر زندہ رہے گا، بھلائی پر اس کی وفات ہوگی اور وہ گناہوں سے ایسے پاک ہو جائے گا جیسے آج ہی اس کی ماں نے اسے جنا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے محمدؐ! جب آپ نماز پڑھ لیں تو یہ دعا کر لیا کریں:

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَسْئَلُكَ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ وَتَرْكَ الْمُنْكَرَاتِ وَحُبَّ الْمَسَاكِيْنِ وَاِذَآ اَرَدْتَّ بِعِبَادِكَ فِتْنَةً فَاقْبِضْنِيْٓ اِلَيْكَ غَيْرَ مَفْتُوْنٍ۔

(جامع ترمذی، باب من سورۃ ص حدیث 3233)

یعنی اے اللہ! میں تجھ سے نیک کاموں کے کرنے اور برائیوں کو چھوڑنے کی توفیق چاہتا ہوں۔ تو مساکین کی محبت مجھے عطا فرما۔ اور جب بعض لوگوں کو فتنہ پہنچانا مقصود ہو تو بغیر فتنہ میں ڈالے میری روح کو قبض کر لینا اور فرمایا وہ اعمال جن سے درجات بلند ہوتے ہیں وہ یہ ہیں: سلام کو رواج دینا، کھانا کھلانا اور رات کو اس وقت نماز پڑھنا جب لوگ سوئے ہوئے ہوں۔

رؤیا نمبر 4:۔ عالَم برزخ میں دوزخ کے ہیبتناک اور جنت کے دلفریب نظارے

حضرت سمرۃ بن جندبؓ بیان فرماتے تھے کہ رسول اللہؐ کا یہ معمول تھا کہ جب آپؐ (صبح کی) نماز سے فارغ ہوتے تو اپنا چہرہ ہماری طرف متوجہ فرماتے اور دریافت فرماتے کہ آج کی رات تم میں سے کسی نے کوئی خواب دیکھا ہے؟ حضرت سمرۃؓ کہتے ہیں کہ اگر ہم میں سے کسی نے کوئی خواب دیکھا ہوتا تو وہ اس کو بیان کر دیتا اور آپؐ اس کی وہ تعبیر فرما دیتے جو اللہ تعالیٰ الہام فرماتا۔ چنانچہ اپنے اس معمول کے مطابق ایک دن رسول اللہؐ نے ہم سے دریافت فرمایا کہ کیا تم میں سے کسی نے خواب دیکھا ہے؟ ہم نے عرض کیا نہیں۔ تو آپؐ نے فرمایا لیکن میں نے آج کی رات خواب دیکھا ہے کہ میرے پاس دو آنے والے آئے اور انہوں نے مجھے اٹھایا اور مجھ سے کہا چلیں اور میں ان کے ساتھ چل دیا اور وہ مجھے مقدس سرزمین کی طرف لے چلے۔ پھر ہم ایک لیٹے ہوئے شخص کے پاس آئے جس کے پاس ایک دوسرا شخص پتھر لے کے کھڑا تھا۔ وہ اس کے سر پر پتھر پھینک کر مارتا جس سے اس کا سر پھٹ جاتا اور پتھر لڑھک کر دور چلا جاتا۔ لیکن وہ شخص پتھر کے پیچھے جاتا اور اسے اٹھا لاتا اور اس لیٹے ہوئے شخص تک پہنچنے سے پہلے ہی اس کا سر ٹھیک ہو جاتا جیسے کہ پہلے تھا۔ کھڑا شخص پھر اسی طرح پتھر اس پر مارتا اور وہی صورتیں پیش آتیں جو پہلے پیش آئی تھیں۔ نبی کریمؐ نے فرمایا کہ میں نے ان دونوں سے پوچھا سُبْحَانَ اللّٰهِ! یہ کون ہیں؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ آگے چلیے۔

پھر ہم آگے بڑھے اور ایک ایسے شخص کے پاس پہنچے جو پیٹھ کے بل لیٹا ہوا تھا اور ایک دوسرا شخص اس کے پاس لوہے کا آنکڑا لئے کے کھڑا تھا اور یہ اس کے چہرہ کے ایک طرف آتا اور اس کے ایک جبڑے کو گدی تک چیرتا اور اس کی ناک کو بھی گدی تک چیرتا اور اس کی آنکھ کو بھی گدی تک چیرتا ہے۔ پھر وہ دوسری جانب جاتا ہے اور اس طرف بھی وہ چیرنے کا عمل کرتا ہے جس طرح اس نے پہلی جانب کیا تھا۔ وہ ابھی دوسری جانب سے فارغ بھی نہیں ہو پاتا تھا کہ اس کی پہلی جانب اپنی پہلی صحیح حالت پر واپس لوٹ آتی تھی۔ پھر وہ دوبارہ اسی طرح کرتا تھا جس طرح اس نے پہلی جانب کیا تھا۔ نبی کریمؐ فرماتے ہیں کہ میں نے کہا سُبْحَانَ اللّٰهِ! یہ دونوں کون ہیں؟ انہوں نے کہا آگے چلیے۔

پھر ہم آگے چلے اور ایک تنور جیسی چیز پر آئے جس کا اوپر والا حصہ تنگ تھا اور نچلا حصہ کھلا اور وسیع تھا اور ہم نے شور و آوازیں سنی۔ ہم نے اس میں جھانکا تو اس کے اندر برہنہ مرد اور عورتیں تھیں۔ ان کے نیچے سے آگ کی لپٹ آتی تھی جب آگ انہیں اپنی لپیٹ میں لیتی تو وہ چلّانے لگتے۔ جب وہ آگ کے قریب ہوتے تو اوپر کی جانب اُٹھتے اور (اس تنور سے) باہر نکلنے کے قریب ہو جاتے اور جب وہ آگ کچھ ٹھنڈی ہوتی تو یہ پھر نیچے چلے جاتے۔ فرمایا میں نے ان دونوں سے پوچھا یہ کون لوگ ہیں؟ انہوں نے کہا آگے چلیے۔

پھر ہم آگے بڑھے اور ایک نہر پر آئے (راوی کا خیال ہے کہ نبی کریمؐ نے فرمایا کہ وہ نہر خون کی طرح سرخ تھی) اور اس نہر میں ایک شخص تیر رہا ہے اور نہر کے کنارہ ایک دوسرا شخص تھا جس نے اپنے پاس بہت سے پتھر جمع کر رکھے تھے۔ تیرنے والا تیرتا ہوا نہر سے باہر نکلنے کی کوشش میں جب اس شخص کے پاس پہنچتا جس نے پتھر جمع کئے ہوئے تھے تو یہ اپنا منہ کھول دیتا اور کنارے کھڑا شخص اس کے منہ میں پتھر مارتا اور وہ تیرتے ہوئے اسی جگہ واپس چلا جاتا جہاں وہ پہلے تھا۔ پھر وہ تیرنے لگتا اور پھر اس کے پاس لوٹ کر آتا اور جب بھی اس کے پاس آتا تو اپنا منہ پھیلا دیتا اور یہ اس کے منہ میں پتھر ڈال دیتا۔ نبی کریمؐ نے فرمایا میں نے ان سے پوچھا یہ کون ہیں؟ تو انہوں نے کہا آگے چلیے۔

پھر ہم آگے بڑھے اور ایک نہایت بدصورت آدمی کے پاس پہنچے، اتنا بدصورت کہ جتنے بدصورت تم نے دیکھے ہوں گے ان میں سے سب سے زیادہ بدصورت۔ اس کے پاس آگ جل رہی تھی اور وہ اسے جلا رہا تھا اور اس کے چاروں طرف دوڑتا تھا۔ میں نے ان سے پوچھا یہ کیا ہے؟ تو انہوں نے کہا آگے چلیے۔

پھر ہم آگے بڑھے اور ایسے باغ میں پہنچے جو ہرا بھرا تھا اور اس میں موسم بہار کے سب پھول تھے۔ اس باغ کے درمیان میں ایک بہت ہی لمبا شخص تھا اتنا لمبا کہ میرے لئے اس کا سر دیکھنا بھی مشکل تھا کہ وہ آسمان سے باتیں کرتا تھا۔ اور اس شخص کے چاروں طرف بہت سے بچے تھے کہ اتنے کبھی نہ دیکھے تھے۔ میں نے ان سے پوچھا کہ یہ کون ہے؟ تو انہوں نے مجھے کہا آگے چلیے۔

پھر ہم آگے بڑھے اور ایک عظیم الشان باغ تک پہنچے، میں نے اتنا عظیم الشان اور اتنا خوبصورت باغ کبھی نہیں دیکھا تھا۔ مجھے انہوں نے کہا کہ اس پر چڑھیے۔ ہم اس پر چڑھے تو ایک ایسا شہر دکھائی دیا جو سونے اور چاندی کی اینٹوں سے بنایا گیا تھا۔ ہم اس شہر کے دروازہ پر پہنچے اور اسے کھلوایا، وہ ہمارے لئے کھولا گیا اور ہم اس میں داخل ہوئے وہاں ہم نے ایسے لوگوں سے ملاقات کی جن کا آدھا جسم نہایت خوبصورت اور دوسرا نصف نہایت بدصورت تھا۔ دونوں ساتھیوں نے ان لوگوں سے کہا کہ جاؤ اور اس نہر میں کود جاؤ۔ ایک نہر سامنے بہہ رہی تھی اس کا پانی انتہائی سفید تھا۔ وہ لوگ گئے اور اس میں کود گئے۔ اور پھر ہمارے پاس لوٹ کر آئے تو ان کا پہلا عیب ختم ہو چکا تھا اور وہ اب نہایت خوبصورت ہو گئے تھے۔

پھر (ان دونوں ساتھیوں) نے مجھے کہا کہ یہ جنت عدن ہے اور یہ آپؐ کی منزل ہے۔ (نبی کریمؐ نے) فرمایا میری نظر اوپر کی طرف اٹھی تو سفید بادل کی طرح ایک محل اوپر نظر آیا۔ (ان دونوں ساتھیوں) نے مجھے کہا کہ یہ آپؐ کی منزل ہے۔ میں نے ان سے کہا اللہ تمہیں برکت دے مجھے اس میں داخل ہونے دو۔ تو انہوں نے کہا کہ اس وقت تو آپؐ نہیں جا سکتے ابھی تو آپؐ کی عمر باقی ہے جس کو آپؐ نے پورا نہیں کیا ہے جب آپؐ اپنی عمر کو پورا کر لیں گے تو آپؐ اس میں ضرور جائیں گے۔

(نبی کریمؐ نے) فرمایا کہ پھر میں نے ان سے پوچھا کہ آج رات میں نے عجیب وغریب چیزیں دیکھیں، یہ چیزیں کیا تھیں؟ انہوں نے مجھ سے کہا کہ ہم آپؐ کو بتائیں گے۔

(انہوں نے بتایا کہ) پہلا شخص جس کے پاس آپؐ گئے تھے اور جس کا سر پتھر سے کچلا جا رہا تھا، یہ وہ شخص ہے جو قرآن سیکھتا ہے پھر اسے چھوڑ دیتا ہے اور فرض نماز کو چھوڑ کر سو تا ہے۔ قیامت تک اس کے ساتھ یہی ہوتا رہے گا۔ اور وہ شخص جس کے پاس آپ گئے تھے اور جس کا جبڑا گدی تک اور اس کی ناک گدی تک چیری جا رہی تھی، یہ وہ شخص ہے جو صبح اپنے گھر سے نکلتا ہے اور جھوٹ بولتا ہے جو دنیا میں پھیل جاتا ہے۔ اور قیامت تک اس کے ساتھ یہی ہوتا رہے گا۔ اور وہ ننگے مرد اور عورتیں جو تنور جیسی چیز میں آپؐ نے دیکھیں تو وہ زنا کار مرد اور عورتیں تھیں۔ وہ شخص جس کے پاس آپ اس حال میں گئے کہ وہ نہر میں تیر رہا ہے اور اس کے منہ میں پتھر دیا جاتا ہے وہ سود خور ہے۔ اور وہ شخص جو کریہہ المنظر ہے اور جہنم کی آگ بھڑکا رہا ہے اور اس کے چاروں طرف چل پھر رہا ہے وہ مالک جہنم کا داروغہ تھا۔ درخت کے اوپر پہلا گھر جس میں آپؐ داخل ہوئے تھے وہ (جنت میں عام) مومنوں کا مکان ہے۔ اور یہ گھر (جو پہلے گھر سے اوپر واقع ہے) شہداء کا مکان ہے۔ میں جبرئیل ہوں اور یہ جو میرے ساتھ ہیں میکائیل ہیں۔ اور وہ لمبا شخص جو باغ میں نظر آیا وہ ابراہیمؑ ہیں اور جو بچے ان کے چاروں طرف ہیں یہ وہ بچے ہیں جو (بچپن ہی میں) فطرت پر فوت ہو گئے ہیں۔ اس پر بعض صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہؐ! مشرکین کے بچوں کا کیا ہوگا؟ فرمایا کہ مشرکین کے بچے بھی وہیں تھے۔ اور وہ

لوگ جن کا آدھا جسم خوبصورت اور آدھا بدصورت تھا تو یہ وہ لوگ تھے جنہوں نے اچھے عمل بھی کئے اور ساتھ برے عمل بھی کیے اللہ تعالیٰ نے ان کے گناہ معاف فرمادئے۔

(مشکوٰۃ المصابیح، کتاب الرؤیا حدیث نمبر: 4418 و 4414۔صحیح بخاری، کتاب الرؤیاباب تعبیر الرؤیا بعد صلوۃ الصبح۔ صحیح بخاری، باب ما قیل فی اولاد المشرکین۔مسند احمد میں بھی یہ روایت موجود ہے۔ اس رؤیا کا ترجمہ چاروں روایات کو سامنے رکھ کر کیا گیا ہے۔)

رؤیا نمبر 5:۔غزوۃ البحر سے متعلق رؤیا

خادم رسولؐ حضرت انس بن مالکؓ بیان فرماتے تھے کہ رسول اللہؐ ام حرامؓ بنت ملحان کے ہاں تشریف لے جایا کرتے تھے اور وہ آپؐ کو کھانا پیش کیا کرتی تھیں۔ یہ حضرت عبادہ بن صامتؓ کے نکاح میں تھیں۔ ایک دن رسول اللہؐ ان کے ہاں تشریف لے گئے تو انہوں نے آپؐ کی خدمت میں کھانا پیش کیا اور آپؐ کا سر جھاڑنے لگیں۔ اس عرصہ میں رسول اللہؐ سو گئے۔ جب بیدار ہوئے تو آپؐ مسکرا رہے تھے۔حضرت ام حرامؓ نے بیان کیا کہ میں نے پوچھا یا رسول اللہ! آپؐ کس بات پر ہنس رہے ہیں؟ تو آپؐ نے فرمایا میری امت کے کچھ لوگ میرے سامنے اس طرح پیش کئے گئے کہ وہ اللہ کے راستے میں غزوہ کرنے کے لئے دریا کے بیچ میں سوار اس طرح جارہے تھے جیسے بادشاہ تخت پر ہوتے ہیں۔حضرت ام حرامؓ کہتی ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ! آپؐ دعا فرمایئے کہ اللہ تعالیٰ مجھے بھی انہی میں شامل فرمائے۔تو رسول اللہؐ نے ان کے لئے دعا فرمائی۔ پھر آپؐ اپنا سر رکھ کر سو گئے۔ اس مرتبہ بھی جب آپؐ بیدار ہوئے تو آپؐ مسکرا رہے تھے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ! آپؐ کس بات پر ہنس رہے ہیں؟ تو آپؐ نے فرمایا میری امت کے کچھ لوگ میرے سامنے اس طرح پیش کئے گئے کہ وہ اللہ کے راستے میں غزوہ کرنے کے لئے جارہے تھے۔ پہلے کی طرح اس مرتبہ بھی فرمایا۔حضرت ام حرامؓ کہتی ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ! آپؐ دعا فرمایئے کہ اللہ تعالیٰ مجھے بھی انہی میں شامل فرمائے۔ تو رسول اللہؐ نے فرمایا کہ تم پہلے والے لشکر میں شامل ہوگی (جو بحری راستے میں جہاد کرے گا)۔ چنانچہ حضرت معاویہؓ کے دور میں حضرت ام حرامؓ نے بحری سفر کیا۔ واپسی پر سوار ہونے کے لئے اپنی سواری کے قریب ہوئیں اور سوار ہوتے ہوئے گر پڑیں جس سے آپؓ کی گردن ٹوٹ گئی اور آپؓ وفات پاکر شہداء میں شامل ہوگئیں۔

(صحیح بخاری، کتاب الجهاد باب الدعاء بالجهاد باب فضل من یصرع فی سبیل اللہ، باب غزوالمرأۃ فی البحر، باب رکوب البحر، صحیح بخاری کتاب الرؤیاباب الرؤیا بالنهار، سنن نسائی باب فضل الجهاد فی البحر، سنن ابن ماجہ باب فضل غزو البحر)

حضرت ام حرامؓ بنت ملحان حضرت عبادہ بن صامتؓ کے نکاح میں تھیں اور نبی کریمؐ سے ان کی قرابت داری تھی۔حضرت ام سلیمؓ جو حضرت انسؓ بن مالک کی والدہ تھیں یہ ان کی بہن تھیں یعنی حضرت انسؓ کی خالہ تھیں۔ رسول اللہؐ ان کی تعظیم فرماتے تھے، ان کے گھر تشریف لے جاتے اور کچھ دیر کے لئے قیلولہ فرماتے تھے۔ نبی کریمؐ نے ان کے بارہ میں جیسے دعا فرمائی وہ پیشگوئی کے رنگ میں پوری ہوئی۔حضرت عثمانؓ کی خلافت کے دوران حضرت معاویہؓ کے بحری لشکر میں شامل ہوکر رومیوں کے خلاف غزوہ میں شریک ہوئیں اور واپسی پر حادثہ پیش آیا۔

رؤیا نمبر 6:۔ نبی کریمؐ کا خواب میں کنویں سے پانی نکالنا

حضرت عبد اللہ ابن عمرؓ بیان فرماتے تھے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ میں سویا ہوا تھا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ میں ایک حوض پر ہوں اور لوگوں کو سیراب کر رہا ہوں۔ اس حوض پر ایک ڈول تھا جتنا اللہ نے چاہا میں نے اس میں سے پانی کھینچا۔ پھر ابو بکرؓ کھڑے ہوئے اور انہوں نے اس ڈول کو لے لیا اور انہوں نے ایک یا دو ڈول کھینچے اور ان کے کھینچنے میں کمزوری تھی۔ اللہ ان کی مغفرت کرے۔ پھر وہ ڈول بڑا ہو گیا اور اسے عمر ابن خطابؓ نے اٹھالیا۔ میں نے لوگوں میں سے کسی کو اتنی مہارت کے ساتھ پانی نکالتے نہیں دیکھا۔ انہوں نے خوب پانی نکالا یہاں تک کہ لوگوں نے اونٹوں کے لئے حوض پانی سے بھر لئے۔

(صحیح بخاری کتاب الرؤیاباب نزع الماء من البئر، باب نزع الذنوب، باب الاستراحت فی المنام۔ کتاب الانبیاء باب علامات النبوۃ فی الاسلام، کتاب الانبیاء باب مناقب عمرؓ ابن الخطاب۔ جامع ترمذی باب ماجاء فی رؤیا النبیؐ)

رؤیا نمبر 7:۔ نبی کریمؐ کا خواب میں حضرت عیسیٰؑ ابن مریم اور مسیح الدجال کو دیکھنا

حضرت عبد اللہ ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ آج رات رؤیا میں خانہ کعبہ کے پاس میں نے گندمی رنگ کا ایک شخص دیکھا جو گندم گوں لوگوں میں حسین ترین نظر آنے والا تھا اور اس کے لمبے بال تھے جن میں کنگھی کی گئی تھی، لمبے بالوں میں وہ نہایت خوبصورت نظر آتا تھا۔ اس کے بالوں سے پانی ٹپکتا تھا اور اس نے دو آدمیوں کا سہارا لیا ہوا تھا اور خانہ کعبہ کا طواف کر رہا تھا۔ میں نے پوچھا کہ یہ کون ہے؟ تو مجھے بتایا گیا کہ یہ عیسیٰ ابن مریمؑ ہے۔ پھر ایک اَور شخص پر نظر پڑی جس کے بال گھنگریالے، دائیں آنکھ سے کانا گویا کہ اس کی آنکھ انگور کی طرح ابھری ہوئی ہے۔ میں نے پوچھا کہ یہ کون ہے تو مجھے بتایا گیا کہ یہ مسیح دجال ہے۔

(صحیح بخاری، کتاب الرؤیاباب رؤیا اللیل۔ صحیح بخاری، کتاب اللباس باب الجعد۔ صحیح مسلم، باب ذکر مسیح الدجال۔مؤطا امام مالک، باب ماجاء فی صفة عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام)

نبی کریمؐ کا خواب میں اپنی امت میں ظاہر ہونے والے حضرت مسیح موعودؑ اور مسیح الدجال کو دیکھنا

حضرت عبد اللہ ابن عمرؓ کی ایک دوسری روایت میں ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ میں سویا ہوا تھا کہ میں نے اپنے آپ کو کعبہ کا طواف کرتے دیکھا۔ اچانک ایک شخص کو دیکھا گندمی رنگ جس کے بال سیدھے لٹکے ہوئے تھے اور دو آدمیوں کے درمیان سہارا لئے ہوئے تھا اس کے سر سے پانی ٹپک رہا تھا۔ میں نے پوچھا کہ یہ کون ہے؟ تو مجھے بتایا گیا کہ یہ عیسیٰ ابن مریمؑ ہے۔ پھر میں مڑا تو ایک دوسرا شخص نظر آیا جو سرخ رنگت والا، بھاری بھرکم جسم والا، گھنگریالے بال والا تھا وہ ایک آنکھ سے کانا تھا گویا کہ اس کی آنکھ پر خشک انگور ہو۔ میں نے پوچھا کہ یہ کون ہے تو مجھے بتایا گیا کہ یہ دجال ہے۔ دجال لوگوں میں ابن قطن سے سب سے زیادہ مشابہہ تھا۔ یہ ابن قطن قبیلہ خزاع کے بنی مصطلق کا ایک فرد تھا۔

(صحیح بخاری، کتاب الرؤیا باب الطواف بالکعبة فی منام)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا جس رات میری معراج ہوئی تھی میں نے موسیٰؑ سے ملاقات کی تھی۔ وہ دراز قامت اور سیدھے بالوں والے تھے۔ جیسے قبیلہ شنوءَ کے افراد ہوتے ہیں۔ میں نے عیسیٰؑ سے بھی ملاقات کی تھی۔ وہ درمیانہ قد اور سرخ و سفید تھے جیسے ابھی ابھی غسل خانہ سے باہر آئے ہوں۔ اور میں نے ابراہیمؑ سے بھی ملاقات کی تھی اور میں ان کی اولاد میں ان سے سب سے زیادہ مشابہ ہوں۔ پھر فرمایا میرے پاس دو برتن لائے گئے، ایک میں دودھ تھا اور دوسرے میں شراب تھی۔ مجھ سے کہا گیا کہ جو آپ کا جی چاہے آپ لے لیجئے۔ میں نے دودھ کا برتن لے لیا اور پی لیا۔ اس پر مجھ سے کہا گیا کہ آپ نے فطرت کی طرف راہ پالی یا آپ نے فطرت کو پالیا۔ اس کی بجائے اگر آپ شراب کا برتن لیتے تو آپ کی امت گمراہ ہو جاتی۔

(صحیح بخاری، کتاب الانبیاء باب واذکر فی الکتاب مریم)

حضرت عبد اللہ ابن عمرؓ بیان فرماتے تھے کہ نبی کریمؐ نے فرمایا کہ میں نے عیسیٰؑ، موسیٰؑ اور ابراہیمؑ کو دیکھا۔عیسیٰؑ نہایت سرخ گھنگریالے بالوں والے اور چوڑے سینے والے تھے۔ اور موسیٰؑ گندم گوں، دراز قامت اور سیدھے بالوں والے تھے جیسے قبیلہ زط کا کوئی فرد ہو۔

(صحیح بخاری، کتاب الانبیاء بابواذکر فی الکتاب مریم)

رؤیا نمبر 8 :۔ نبی کریمؐ کا خواب میں تازہ کھجوریں دیکھنا

حضرت انس بن مالکؓ بیان فرماتے تھے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا ایک رات مَیں نے خواب میں دیکھا جیسے کہ ایک سونے والا دیکھتا ہے۔ گویا کہ ہم عقبہ بن رافعؓ کے گھر میں ہیں اور ہمارے پاس ابن طاب کی تر کھجوریں لائی گئی ہیں۔ میں نے اس کی تاویل کی ہے کہ دنیا میں ہمارے لئے سر بلندی اور عظمت ہو گی اور آخرت میں نیک عاقبت یعنی نیک انجام ہوگا اور ہمارا دین بہت اچھا ہے۔

(مشکوٰۃ المصابیح، کتاب الرؤیا حدیث نمبر 4410۔ صحیح مسلم، باب رؤیا النبیؐ۔ صحیح مسلم کتاب الرویا، حدیث نمبر 5647)

نبی کریمؐ کے اس رؤیا کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مسیح موعودؑ اپنی عربی تصنیف 'حَمَامَةُ الْبُشْریٰ' میں فرماتے ہیں (ترجمہ از عربی عبارت)
اللہ تعالیٰ اپنے انبیاء اور مرسلوں کو کبھی کبھی مجاز، استعارہ اور تمثیل کے رنگ میں وحی کرتا ہے۔ اور رسول کریمؐ کی وحی میں اس کی بہت سی نظائر موجود ہیں۔ منجملہ ان کے ایک مثال حضرت انسؓ کی حدیث میں آئی ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ میں نے ایک رات ایک ایسا ہی خواب دیکھا جیسا ایک سونے والا دیکھتا ہے کہ گویا ہم عقبہ بن رافعؓ کی حویلی میں ہیں اور ابن طاب کی کھجوروں میں سے کچھ کھجوریں ہمارے پاس لائی گئی ہیں۔ میں نے اس کی تعبیر کی کہ ہمارے لئے دنیا میں رفعت اور آخرت میں عافیت ہے اور ہمارا دین مقبول ہو رہا ہے۔سو دیکھو کہ کس طرح رسول اللہؐ نے روحانی کیفیات جسمانی صورتوں میں دیکھیں اور یہ بات آپ پر مخفی نہیں کہ انبیاء کی خوابیں وحی ہوتی ہیں اور اس سے یہ ثابت ہوا کہ انبیاء کی وحی بعض اوقات مجاز اور استعارہ کی قسم سے ہوتی ہے اور رسول کریمؐ نے اس قسم کی وحی کی تاویل کی ہے۔

(حَمَامَةُ الْبُشْریٰ صفحہ 13 بحوالہ تفسیر حضرت مسیح موعودؑ جلد 4 صفحہ 118، زیر آیت وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّكَلِّمَهُ اللّٰهُ سورۃ الشوریٰ: 52)

رؤیا نمبر 9:۔ نبی کریمؐ کا خواب میں سونے کے دو کنگن دیکھنا

حضرت عبد اللہ ابن عباسؓ بیان فرماتے تھے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ: میں سویا ہوا تھا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ دو سونے کے

کنگن میرے ہاتھ میں رکھے گئے ہیں تو مجھے اس سے تکلیف اور ناگواری ہوئی۔ پھر مجھے اجازت دی گئی اور خواب میں ہی وحی کے ذریعہ مجھے ہدایت کی گئی کہ میں ان پر پھونک ماروں۔ میں نے پھونکا تو وہ دونوں اُڑ گئے۔ میں نے ان کی تعبیر یہ لی کہ میرے بعد دو جھوٹے پیدا ہوں گے۔ پس ان میں سے ایک تو اسود عنسی اور دوسرا یمامہ کا مسیلمہ کذاب۔

(صحیح بخاری، کتاب التعبیر باب اذا طار الشیئ فی المنام، کتاب الانبیاء باب علامات النبوۃ فی الاسلام، کتاب المغازی باب وفد بنی حنیفہ، و باب قصۃ الاسود العنسی)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہﷺ نے فرمایا کہ ہم سب سے آخری اور سب سے پہلی امت ہیں۔ اور فرمایا کہ میں سویا ہوا تھا کہ زمین کے خزانے میرے پاس لائے گئے اور میرے ہاتھ میں سونے کے دو کنگن رکھ دے دے گئے ہیں جو مجھ پر بہت شاق گزرے۔ پھر مجھے وحی کی گئی کہ میں ان پر پھونک ماروں۔ میں نے پھونکا تو وہ دونوں اُڑ گئے۔ میں نے ان کی تعبیر دو جھوٹوں سے لی کہ میں جن کے درمیان میں ہوں (یعنی) ایک صنعاء کا اور ایک یمامہ کا۔

(صحیح بخاری، کتاب التعبیر باب النفخ فی المنام۔ صحیح مسلم، باب رؤیا النبیﷺ حدیث نمبر 5651-5650۔ جامع ترمذی، باب ما جاء فی رؤیا النبیﷺ)

رؤیا نمبر 10۔ نبی کریمﷺ کا خواب میں زمین کے خزانوں کی کنجیاں اپنے دست مبارک میں دیکھنا

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کہ رسول اللہﷺ نے فرمایا کہ مجھے جَوَامِعُ الْکَلِم (یعنی ایسے کلمات جو مختصر، لیکن معنی کے لحاظ سے بھرپور) کے ساتھ مبعوث کیا گیا ہے اور رعب کے ساتھ میری مدد کی گئی ہے۔ اور میں سویا ہوا تھا کہ زمین کے خزانوں کی کنجیاں میرے پاس لائی گئیں اور میرے ہاتھ پر رکھ دی گئیں۔ حضرت ابو ہریرہؓ نے فرمایا کہ رسول اللہﷺ تو دنیا سے رخصت ہو گئے اور اب تم انہیں حاصل کر رہے ہو۔

(صحیح بخاری، کتاب الجہاد والسیر باب قول النبیﷺ نصرت بالرعب، کتاب التعبیر باب المفاتیح فی الید، کتاب الرقاق باب فی الحوض)

رؤیا نمبر 11۔ نبی کریمﷺ کا خواب میں سیاہ رنگ، بکھرے بال والی عورت کو دیکھنا

حضرت عبداللہ ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہﷺ نے فرمایا کہ میں نے ایک سیاہ رنگ، بکھرے بال والی عورت دیکھی جو مدینہ سے نکل کر مَھْیَعَۃ میں جا کر ٹھہر گئی ہے۔ میں نے اس کی تعبیر یہ لی ہے کہ مدینہ کی وبا مَھْیَعَۃ منتقل ہوگئی ہے۔ مَھْیَعَۃ 'جُحْفَۃ' کو کہتے ہیں۔

(صحیح بخاری، کتاب الرؤیا باب اذا رأی انہ اخرج شیئا، باب المرأۃ السوداء، باب المرأۃ ثائرۃ الرأس)

ہجرت مدینہ کے بعد بہت سے صحابہؓ کو مدینہ آکر یہاں کی آب و ہوا راس نہ آئی اور صحابہؓ بخار میں مبتلا ہو گئے۔ حضرت ابو بکرؓ، حضرت بلالؓ اور حضرت عائشہؓ بھی بیمار ہو گئیں۔ اس موقع پر رسول اللہﷺ نے مدینہ کے لئے اللہ تعالیٰ سے یہ دعا فرمائی اے اللہ! اس مدینہ شہر کو ہمارے لئے اتنا محبوب بنا دے جس طرح مکہ ہمیں محبوب ہے بلکہ اس سے بھی زیادہ۔ اے اللہ! اس شہر کو ہمارے لئے صحت افزاء مقام بنادے، اس کے صاع اور مد میں ہمارے لئے برکت رکھ دے اور اس کی وبا کو جُحْفَۃ منتقل فرمادے۔

(صحیح بخاری، کتاب المرضیٰ باب عیادۃ النساء الرجال، باب من دعا برفع الوباء، کتاب الدعوات باب الدعاء یرفع الوباء۔ الادب المفرد از امام بخاری، باب ما یقول للمریض، موضوع: 240 حدیث: 525 صفحہ: 182-181 دار الصدیق الجبیل سعودی عرب ۱۴۲۱ ہجری، ۲۰۰۰ء)

نوٹ: جُحْفَۃ مکہ سے شمال کی طرف چالیس میل کے فاصلہ پر ایک مقام کا نام ہے۔ نبی کریمﷺ نے مدینہ کے بارہ میں جو دعا فرمائی وہ بھی قبول ہوئی اور جو رؤیا دیکھا وہ بھی پورا ہوا اور مدینہ عظیم الشان شہر ہو گیا۔ (از مرتب)

رؤیا نمبر 12۔ نبی کریمﷺ کا خواب میں جنت میں حضرت عمرؓ کا محل دیکھنا

حضرت ابو ہریرہؓ اور حضرت جابر بن عبداللہؓ بیان فرماتے تھے کہ رسول اللہﷺ نے فرمایا کہ میں سویا ہوا تھا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ میں جنت میں ہوں، میں نے دیکھا کہ ایک سونے کا محل ہے اور اس کی ایک جانب ایک عورت وضو کر رہی ہے۔ میں نے پوچھا کہ یہ محل کس کا ہے؟ بتایا کہ عمر بن خطابؓ کا۔ پھر میں نے ان کی غیرت یاد کی اور میں وہاں سے واپس آ گیا۔ حضرت عمرؓ اس پر رو پڑے اور عرض کیا یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان! کیا میں آپ کے ساتھ غیرت کروں گا۔

(صحیح بخاری، کتاب الرؤیا باب القصر فی المنام، باب الوضوء فی المنام، کتاب الانبیاء باب مناقب عمرؓ)

رؤیا نمبر 13۔ نبی کریمﷺ کا خواب میں لوگوں کو قمیض پہنے دیکھنا اور حضرت عمرؓ کی قمیض لمبی دیکھنا

حضرت ابوسعید خدریؓ بیان فرماتے تھے کہ رسول اللہﷺ نے فرمایا کہ میں سویا ہوا تھا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ لوگ میرے سامنے پیش کئے جا رہے ہیں اور قمیض پہنے ہوئے ہیں، کسی کی قمیض تو سینے تک ہے اور کسی کی لمبی ہے۔ اور میرے سامنے عمر بن خطابؓ گزرے۔ ان کی قمیض اتنی لمبی تھی کہ وہ اپنی قمیض کو گھسیٹ رہے تھے۔ صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپؐ نے اس کی کیا تعبیر لی؟ تو آپؐ نے فرمایا دین۔

(صحیح بخاری، کتاب الایمان باب تفاضل اھل الایمان، کتاب الرؤیا باب القمیص فی المنام، باب جر القمیص فی المنام۔ کتاب الانبیاء باب مناقب عمر)

رؤیا نمبر 14۔ نبی کریمﷺ کا خواب میں دودھ پینا اور باقی دودھ حضرت عمرؓ کو دے دینا

حضرت عبد اللہ ابن عمرؓ بیان فرماتے تھے کہ میں نے رسول اللہﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ میں سویا ہوا تھا کہ مجھے دودھ کا پیالہ دیا گیا۔ میں نے وہ دودھ اچھی طرح پی لیا یہاں تک کہ میں نے دیکھا کہ تازگی میرے ناخنوں سے نکل رہی ہے۔ پھر میں نے اپنا بچا ہوا دودھ عمرؓ کو دے دیا صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپؐ نے اس کی کیا تعبیر لی؟ فرمایا علم۔

(صحیح بخاری، کتاب العلم باب فضل العلم، کتاب الرؤیا باب اللبن، باب اذا جریٰ اللبن، کتاب الانبیاء باب مناقب عمرؓ)

رؤیا نمبر 15۔ نبی کریمﷺ کا خواب میں حضرت عائشہؓ کو شادی سے پہلے دیکھنا

ام المؤمنین حضرت عائشہؓ بیان فرماتی تھیں کہ رسول اللہﷺ نے فرمایا کہ تم مجھے (شادی سے پہلے) دو مرتبہ خواب میں دکھائی گئی تھیں۔ ایک فرشتہ تمہیں ریشم کے کپڑے میں اٹھائے ہوئے ہے۔ اس نے مجھے کہا کہ یہ تمہاری بیوی ہے۔ اس کے چہرے سے پردہ ہٹاؤ۔ میں نے دیکھا تو وہ تم تھیں۔ میں نے سوچا کہ اگر یہ خواب اللہ کی طرف سے ہے تو وہ خود اسے انجام تک پہنچائے گا۔

(صحیح بخاری، کتاب الرؤیا باب کشف المرأۃ فی المنام، باب ثیاب الحریر، کتاب النکاح باب النظر الی المرأۃ قبل التزویج، کتاب الانبیاء باب تزویج النبیﷺ عائشہؓ)

رؤیا نمبر 16۔ نبی کریمﷺ کا خواب میں جنت میں حضرت بلالؓ کے جوتوں کی آواز سننا

حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ نبی کریمﷺ نے نماز فجر کے وقت حضرت بلالؓ سے فرمایا کہ بلال مجھے ذرا یہ بتاؤ کہ تم نے حالت اسلام میں کون سا (ایسا) عمل کیا ہے جس کی تمہیں ثواب کی بہت زیادہ امید ہے، کیونکہ میں نے جنت میں اپنے آگے تمہارے جوتوں کی آواز سنی ہے۔ حضرت بلالؓ نے عرض کیا کہ میں نے ایسا زیادہ (تو) کوئی عمل نہیں کیا سوائے اس کے کہ رات دن میں جب بھی میں پاکیزگی حاصل کرتا ہوں (یعنی وضو کرتا ہوں) تو اس پاکی سے جس قدر میرے مقدر میں ہے میں نماز پڑھتا ہوں۔

(صحیح بخاری، کتاب الصلوٰۃ باب فضل الطھور باللیل والنھار، کتاب الانبیاء باب مناقب عمر، مناقب بلال بن رباح۔ صحیح مسلم، کتاب فضائل الصحابہ۔ مشکوٰۃ المصابیح باب التطوع حدیث: 1246)

(باقی آئندہ ان شاءاللہ)

کعبہ پر پہلی نظر

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں۔

میں نے جب حج کیا تو حج کے موقع پر بعض احادیث اور بزرگوں کے اقوال سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ جب پہلی دفعہ خانہ کعبہ نظر آئے تو اس وقت انسان جو دعا کرے وہ قبول ہو جاتی ہے۔ میں جب حج کے لئے روانہ ہوا تو حضرت خلیفہ اولؓ نے مجھے یہ بات بتائی اور فرمایا اس کا خیال رکھنا۔ جب میں وہاں پہنچا اور میں نے خانہ کعبہ کو دیکھا تو میں نے یہی دعا کی کہ الٰہی! میری دعا تو یہ ہے کہ مجھے تو مل جائے اور جب بھی میں تجھ سے دعا کروں تو تو اسے قبول فرمالیا کر۔ مجھے جہاں تک خیال پڑتا ہے' حضرت خلیفہ اولؓ نے بھی ایسی ہی دعا کی تھی۔ تو اہم موقعوں کو معمولی دعاؤں میں ضائع نہیں کرنا چاہئے بلکہ ہمیشہ اعلیٰ سے اعلیٰ مقاصد اپنے دل میں رکھ کر دعائیں کرنی چاہئیں تاکہ خدا تعالیٰ کے خاص فضل ہم پر نازل ہوں۔ اور نہ صرف ہم پر بلکہ ہماری اولادوں پر بھی نازل ہوں۔

خطبات محمود جلد 15ص 533)

ذیشان محمود۔ مبلغ سلسلہ سیرالیون

اسلامی اصطلاحات کی اہمیت اور ان کے استعمال کی تحریک

از افاضات حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

اسلامی اصطلاحات سے مراد وہ اسلامی شعائر، دعائیں، اذکار، عبادات ہیں جو یا تو خود فی ذاتہٖ انفرادی حیثیت میں کامل عبارت یا جملہ ہوتے ہیں یا کسی مجموعہ کا نام بھی بطور اصطلاح رائج ہے۔ جیسے ارکانِ اسلام ایک مجموعہ ہے اور اذان ایک انفرادی اصطلاح ہے۔

جماعت احمدیہ ہمیشہ سے اسلامی اصطلاحات کو تعظیم دیتی آئی ہے اور اسی طرح تعظیم دیتی ہے جس طرح اس کا حق ہے۔ اور اگر بحیثیت مجموعی اس میں کمی نظر آئے تو خلیفۂ وقت کا بابرکت وجود احباب جماعت کو توجہ دلا دیتا ہے۔ مختلف مواقع پر خطبات اور سوالات کی صورت میں ان اصطلاحات سے متعلق جو حضور انور نے بیان فرمایا یا جوابات دیئے وہ قارئین کی خدمت میں پیش ہیں۔

اذان

ایک واقفہ نو نے سوال کیا کہ جب ایک بچہ پیدا ہوتا ہے تو پھر اس کے کان میں کیوں اذان دینی چاہیے؟

اس کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

دائیں کان میں اذان دیتے ہیں بائیں کان میں تکبیر کہتے ہیں۔ تاکہ پہلی آواز جو اس زندگی میں آ کر سنے وہ اللہ تعالیٰ کا نام اس کے کان میں پڑے۔ کلمہ طیبہ اس کے کان میں پڑے۔ تاکہ وہ توحید پہ قائم ہو اور اس رسول کا نام پڑے جو توحید قائم کرنے میں سب سے بڑا رسول ہے۔ اللہ تعالیٰ کی بڑائی بیان ہو۔

(الفضل انٹرنیشنل 11 جولائی 2014ء)

ارکانِ اسلام

ایک واقفہ نو نے سوال کیا کہ وقف نو بچی کو پوری پانچ نمازیں دن میں پڑھنی چاہئیں یا صرف تین چار کافی ہیں۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

وقف نو کا کیا سوال ہے ہر مسلمان کے لئے پانچ نمازیں فرض ہیں۔ ہر ایک کو پڑھنی چاہئیں۔ تین چار کیا باقی نمازیں تم بخشوا کے آئی ہو۔ وقف نو کا سوال نہیں ہے ہر جو سچا مسلمان ہے اس کے لئے پانچ نمازیں فرض ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھ کے ہمیں بتائیں کہ کس طرح پڑھنی ہیں کون کون سے وقت پر پڑھنی ہیں اور کتنی تعداد میں پڑھنی ہیں اس لئے یہ تو فرائض ہیں۔ ارکان اسلام کیا ہیں؟ آتے ہیں؟ وقف نو کی بچی ہو اور ارکان اسلام ہی نہیں آتے تو وقف نو کی ٹریننگ آپ نے کیا کرائی ہوئی ہے۔ جس کو ارکان اسلام نہیں آتے اس بیچاری نے نماز کیا پڑھنی ہے۔ کلمہ طیبہ، نماز، روزہ، زکوٰۃ اور حج یہ پانچ ارکانِ اسلام ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

سمجھ آئی؟ کلمہ کے بغیر تم مسلمان نہیں ہوسکتی۔ نماز فرض ہے۔ پانچ وقت کے لئے اس کو پڑھنا ضروری ہے۔ اس کے بغیر تم مسلمان نہیں ہو سکتی۔ پھر روزہ ہے جو کہ فرض ہے اور اس میں بعض حالات میں چھوٹ بھی ہے۔ نماز ہر ایک کے لئے فرض ہے اس میں کوئی چھوٹ نہیں۔ باقی جو ارکان ہیں ان میں ہے کہ تم روزہ رکھو۔ بیمار ہو تو نہیں رکھ سکتے۔ مسافر ہو تو نہیں رکھ سکتے۔ چھوٹی عمر ہے تو نہیں رکھ سکتے۔ جب فرض ہو جائیں تو شرائط پوری کرتے ہوئے رکھو۔ زکوٰۃ ان پہ جن کے پاس پیسے ہوں اور ایک حد تک اتنا ہو مال جو پورا سال ان کے پاس رہے۔ یا جانور ہوں یا اور جائیداد ہو وہ زکوٰۃ دیتے ہیں۔ ان پر زکوٰۃ فرض ہے۔ اور حج ان پر فرض ہے جو رستے کا خرچ بھی دے سکتے ہوں۔ امن اور سکون کی حالت بھی ان کو میسّر ہو۔ حج زندگی میں ایک دفعہ ہی عموماً لوگ کرتے ہیں۔ پانچ نمازیں فرض ہیں۔ تم نے کہیں اپنے اتاں ابا کو تین نمازیں پڑھتے دیکھ لیا تم سمجھی تین نمازیں ہوتی ہیں۔ تین نمازیں نہیں ہوتیں پانچ ہوتی ہیں: فجر ظہر عصر مغرب عشاء۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے لکھا ہے کہ جو پانچ نمازیں نہیں پڑھتا وہ احمدی نہیں۔

(الفضل انٹرنیشنل 11 جولائی 2014ء)

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

حضور انور ایدہ اللہ نے حضرت مصلح موعود نور اللہ مرقدہ کے اقتباسات کے کو کلمہ طیبہ کو ماٹو قرار دیتے ہوئے فرمایا:

ہمارا ماٹو تو تمام قرآن کریم ہی ہے لیکن اگر کسی دوسرے ماٹو کی ضرورت ہے تو حضرت مصلح موعود نے فرمایا کہ وہ بھی اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ سے مقرر کر دیا اور وہ ہے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ۔ اور یہ تمام قرآن کریم کا خلاصہ ہے۔

حقیقت بھی یہی ہے کہ تمام تعلیمیں اور تمام اعلیٰ مقاصد توحید سے ہی تعلق رکھتے ہیں۔ اسی طرح بندوں کے آپس کے تعلقات اور بندے کے خدا تعالیٰ سے تعلقات یہ بھی توحید کے اندر آ جاتے ہیں۔ اور توحید ایسی چیز ہے جو بغیر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مدد کے ظاہر نہیں ہوسکتی۔ اس لئے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کے ساتھ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ لگا دیا گیا ہے کہ حقیقی معبود کی تلاش یا خدا تعالیٰ کو اگر دیکھنا ہے تو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مدد سے دیکھو۔ گویا آپ ہی وہ عینک ہیں جس سے معبودِ حقیقی نظر آ سکتا ہے اور جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مدد لی جائے تو اَلْحَمْدُ سے لے کر اَلنَّاس تک ہر جگہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کا مضمون نظر آئے گا۔ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود مبارک ہی ہے جن کے آنے سے دنیا میں توحید حقیقی قائم ہوئی ورنہ اس سے پہلے بعض لوگوں نے حضرت عزیر کو بعض نے حضرت عیسیٰ کو خدا کا بیٹا بنایا ہوا تھا۔ بعض لوگ ملائکہ کو معبود بنائے بیٹھے تھے۔ ایسے وقت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہی ہر قسم کے فسادوں کو دور فرمایا اور اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہی توحید کے قیام کے لئے کھڑا کیا اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات سے ہی دنیا میں پھر توحید قائم ہوئی اور یہی لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کا ماٹو ہے جو ہم اپنی اذانوں کے ساتھ بھی بلند کرتے ہیں۔ جب کسی شخص کو اسلام میں لایا جاتا ہے تو اسے بھی لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہلوایا جاتا ہے کیونکہ حقیقی اسلام اسی کا نام ہے۔ اگر کسی میں دینی کمزوری پیدا ہوتی ہے تو اس کی بھی یہی وجہ ہے کہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اس کے سامنے سے ہٹ گیا ہوتا ہے ورنہ اگر لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ہر وقت سامنے ہو تو انسان دینی کمزوریوں سے محفوظ رہے۔

(ماخوذ از خطبات محمود جلد 17 صفحہ 563 تا 565 خطبہ جمعہ فرمودہ 28 اگست 1936ء)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: آج جبکہ شرک کے ساتھ دہریت بھی بہت تیزی سے پھیل رہی ہے بلکہ دہریت بھی شرک کی ایک قسم ہے یا شرک دہریت کی قسم ہے۔ ہم اپنے آپ کو ایک نعرے پر محدود کر کے اور اس پر اکتفا کر کے اپنی دنیا و آخرت سنوارنے والے نہیں بن سکتے۔ نہ ہی ہم انسانیت کی خدمت کے زعم میں اپنی نمازوں اور عبادتوں کو چھوڑ سکتے ہیں۔ جو ایسا کرتا ہے یا کہتا ہے اس کا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کوئی تعلق نہیں۔ پس ہمیں اپنے حقیقی مطمح نظر اور مقصود کو ہمیشہ سامنے رکھنے کی ضرورت ہے تا کہ ہم تمام دینی و دنیاوی انعامات کے حاصل کرنے والے بن سکیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی حقیقت کو سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

(خطبہ جمعہ 9 مئی 2014ء)

جمعۃ الوداع اور لیلۃ القدر

حضور انور جمعۃ الوداع اور لیلۃ القدر کی حقیقت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ

’’رمضان کا آخری عشرہ بھی بڑی تیزی سے گزر رہا ہے۔ اس عشرے میں دو چیزوں کی طرف مسلمان زیادہ توجہ رکھتے ہیں یا انہیں بہت اہمیت دیتے ہیں ان میں سے ایک تو لیلۃ القدر ہے اور دوسری چیز جمعۃ الوداع۔ ان میں سے ایک یعنی لیلۃ القدر تو ایک حقیقی اہمیت رکھنے والی چیز ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی ثابت ہے۔ احادیث میں اس کا مختلف روایتوں میں ذکر ہے۔ اسی طرح قرآن شریف میں بھی اس کا ذکر موجود ہے لیکن جمعۃ الوداع کو تو خود ہی مسلمانوں نے یا علماء کی اپنی خود ساختہ تشریح نے غلط رنگ دے دیا ہے۔

--- یہ بہت اہم نکتہ ہے جسے ہم میں سے ہر ایک کو اپنے سامنے رکھنا چاہئے کہ جب اس لیلۃ القدر میں سے کامیاب گزریں گے تو ترقی کرنے اور اس میں بڑھتے چلے جانے کے فیصلے بھی غیر معمولی ہوں گے۔ فیصلے تو اللہ تعالیٰ نے کرنے ہیں، دعائیں تو اللہ تعالیٰ نے سنی ہیں، لیلۃ القدر تو اللہ تعالیٰ نے دکھانی ہے۔ پس ان باتوں کی پابندی بھی ضروری ہے جو لیلۃ القدر کے حاصل کرنے کا باعث بنتی ہیں۔ پھر مطلع الفجر بھی غیر معمولی ہوتا ہے اور پھر جو دن طلوع ہوگا وہ غیر معمولی کامیابیوں کے ساتھ نظر آئے گا۔ پس لیلۃ القدر سے فیض یاب ہونے کے لئے ہمیں ان باتوں کو ہمیشہ سامنے رکھنا چاہئے۔ لیلۃ القدر اس قربانی کی ساعت کا نام ہے جو خدا تعالیٰ کے ہاں مقبول ہو اور جو خدا تعالیٰ کے ہاں مقبول ہو جائے اس سے بڑھ کر اور کوئی نفع کا سودا نہیں ہے۔ پس مقبول قربانیوں کی کوشش کرنی چاہئے۔---

ہمیشہ یاد رکھیں کہ یہ جمعہ اس لئے نہیں آیا کہ ہم اس کو پڑھ کر رمضان کو وداع کر دیں یا رخصت کر دیں بلکہ اس لئے آیا ہے کہ اگر ہم چاہیں تو اس سے فائدہ اٹھا کر ہمیشہ کے لئے اسے اپنے دل میں قائم کر لیں۔ جمعہ کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کے لئے عیدوں میں سے ایک عید قرار دیا ہے۔ اور اس دن میں احادیث کے مطابق ایک ایسی گھڑی بھی آتی ہے جس میں دعائیں خصوصیت کے ساتھ قبول ہوتی ہیں۔ ان سے ہمیں فائدہ اٹھانا چاہئے۔ آج کے دن ہم اس لئے مسجد میں نہیں آئے، نہ آنا چاہئے اور یہ ایک احمدی کی سوچ نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ کو کہیں کہ تو نے جو مصیبت رمضان کی صورت میں ہم پر ڈالی تھی شکر ہے وہ آج ٹل رہی

ہے یا رخصت ہو رہی ہے۔ بلکہ اس لئے آئے ہیں کہ ان مبارک گھڑیوں میں یہ دعا کریں کہ رمضان کے دن تو تین چار دن میں گزر جائیں گے لیکن اے خدا! تُو رمضان کی حقیقت اور اس میں کی گئی عبادتیں اور دوسرے نیک اعمال ہمارے دل کے اندر محفوظ کر دے اور وہ ہم سے کبھی جدا نہ ہوں۔‘‘ (خطبہ جمعہ 25/ جولائی 2014ء)

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 7جون2003ء کی چلڈرن کلاس میں ربوہ کے اطفال کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:

’’ربوہ کے بچے ماشاء اللہ آپ لوگوں کی طرح بہت ہی پیارے بچے ہیں۔ ان کے بارے میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے ایک دفعہ فرمایا تھا کہ احمدیوں کو سلام کو رواج دینا چاہیے یعنی ہر احمدی کو یہ عادت ڈالنی چاہیے کہ وہ ہر ملنے والے کو سلام کہے اور اس کیلئے حضرت صاحبؒ نے قادیان کی مثال دی تھی کہ وہاں ہر بڑا چھوٹا سلام کہتا تھا اور ایک بہت پیارا اور محبت والا ماحول تھا۔ تو عمومی طور پر حضرت صاحبؒ نے سارے بچوں کو اور بڑوں کو یہ کہا تھا کہ جب آپس میں ملیں تو سلام کہیں، خوش اخلاقی سے ملیں، لیکن ربوہ کے بچوں کو خاص طور پر کہا تھا کہ وہاں کا ماحول ایسا ہے کہ سلام کی عادت ڈالیں۔ تو ربوہ کے بچوں کے لئے یہی میرا پیغام ہے کہ ربوہ کے ماحول کو ایسا بنا دیں کہ ہر طرف سے سلام سلام کی آوازیں آ رہی ہوں، بڑے بھی چھوٹے بھی بچے بھی۔ بعض دفعہ بڑوں سے سستیاں ہو جاتی ہیں تو بچے اس کی پابندی کریں کہ انہوں نے بہرحال ہر ایک کو سلام کہنا ہے اور سلام کرنے میں پہل کرنی ہے تو اس طرح ربوہ کے ماحول پر بڑا خوشگوار اثر پڑے گا۔ ان شاء اللہ۔ ایک تو یہ بات ہے۔

(الفضل ربوہ 10جون2003ء)

پھر فرمایا کہ

’’...اپنے بچوں کو سلام کہنے کی عادت ڈالنی چاہیے۔ یہ تو ٹریننگ کا ایک مستقل حصہ ہے، بچے کو سمجھاتے رہیں کہ وہ سلام کرنے کی عادت ڈالے، گھر سے جب بھی باہر جائے سلام کر کے جائے اور گھر میں جب داخل ہو تو سلام کر کے داخل ہو۔ پھر بچوں کو اس کا مطلب بھی سمجھائیں کہ کیوں سلام کیا جاتا ہے تو بہرحال بچوں، بڑوں سب کو سلام کہنے کی عادت ہونی چاہیے۔‘‘

(خطبہ جمعہ فرمودہ 3 ستمبر 2004ء)

پھر فرمایا:

’’پس اللہ تعالیٰ کی سلامتی حاصل کرنے کے لئے اللہ اور رسول ﷺ نے یہی راستہ بتایا ہے کہ سلام کو رواج دو۔ اس سے آپس میں دلوں کی کدورتیں بھی دور ہوں گی، محبت بھی بڑھے گی، عفو اور درگزر کی عادت بھی پیدا ہو گی اور پھر اس سے معاشرے میں ایک پیار اور محبت کی فضا پیدا ہو جائے گی جو کہ اللہ تعالیٰ کے حکموں میں سے ایک بڑا اہم حکم ہے جس سے حقوق العباد کی ادائیگی کی طرف بھی توجہ پیدا ہو جائے گی۔‘‘

(خطبہ جمعہ فرمودہ 11مئی 2007ء)

سلام اور مصافحہ

مصافحہ کرنے اور عہدیداران کو کھڑے ہو کر مصافحہ کرنے کی تحریک کرتے ہوئے حضور انور نے فرمایا:

’’ایک روایت میں آتا ہے حضرت انس بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ جب کوئی شخص آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ملتا اور آپ سے گفتگو کرتا، آپ اس سے اپنا چہرہ مبارک نہ ہٹاتے۔ یہاں تک کہ وہ خود واپس چلا جائے اور جب کوئی آپ سے مصافحہ کرتا تو آپ اپنے ہاتھ اس کے ہاتھ سے نہ چھڑاتے یہاں تک کہ وہ خود ہاتھ چھڑا لے۔ اور کبھی آپ کو اپنے ساتھ بیٹھنے والے سے آگے گھٹنے نکال کر بیٹھے ہوئے نہیں دیکھا گیا۔

(ابن ماجہ، کتاب الادب باب اکرام الرجل جلیسہ)

اس سے جہاں ہم سب کے لیے نصیحت ہے، خاص طور پر جماعت کے عہدیداران کو بھی میں کہنا چاہتا ہوں، ان کو بھی سبق لینا چاہیے کہ ملنے کے لیے آنے والے کو اچھی طرح خوش آمدید کہنا چاہیے۔ خوش آمدید کہیں، ان سے ملیں، مصافحہ کریں، ہر آنے والے کی بات کو غور سے سنیں۔ بعض لکھنے والے مجھے خط لکھ دیتے ہیں کہ ہمارے بعض معاملات ہیں کہ آپ سے ملنا تو شاید آسان ہو لیکن ہمارے فلاں عہدیدار سے ملنا بڑا مشکل ہے۔ تو ایسے عہدیداران کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس اسوہ حسنہ کو یاد رکھنا چاہیے، ملنے والے سے اتنے آرام سے ملیں کہ اس کی تسلی ہو اور وہ خود تسلی پا کر آپ سے الگ ہو۔ پھر دفتروں میں بیٹھے ہوتے ہیں۔ ہر آنے والے کو کرسی سے اٹھ کر ملنا چاہیے، مصافحہ کرنا چاہیے۔ اس سے آپ کی عاجزی کا اظہار ہوتا ہے اور یہی عاجزی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سکھائی ہے۔ دیکھیں آپ بیٹھتے وقت بھی کتنی احتیاط کیا کرتے تھے۔‘‘

(خطبہ جمعہ فرمودہ 3 ستمبر 2004ء)

استغفار

حضور انور نے بارہا استغفار کی حقیقت سے متعلق خطبات جمعہ میں تفصیل بیان فرمائی۔ حضور فرماتے ہیں :

’’استغفار کا حکم ایک ایسا حکم ہے جو اللہ تعالیٰ نے خود بھی مومنوں کو دیا اور انبیاء کے ذریعہ سے بھی کہلوایا اور مومنین کو استغفار کی طرف توجہ دلائی۔ انبیاء کو کہا کہ مومنوں کو استغفار کی طرف توجہ دلاؤ اور جب اللہ تعالیٰ مومنوں کو ’’وَاسْتَغْفِرُوااللّٰہ‘‘ یعنی اللہ سے بخشش مانگو، کا حکم دیتا ہے تو ساتھ ہی یہ بھی فرماتا ہے کہ ’’اِنَّ اللّٰہَ غَفُوْرٌرَّحِیْمٌ‘‘ یقیناً اللہ تعالیٰ بہت بخشنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔ پس جب اللہ تعالیٰ یہ اعلان آنحضرت ﷺ سے بھی کرواتا ہے کہ مومنوں کو بتا دو کہ یہ مہینہ بخشش کا مہینہ ہے اور خود بھی اس بارہ میں یہ کہہ رہا ہے کہ بخشش میرے سے مانگو، مَیں بخشوں گا۔ بڑا بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہوں تو اللہ تعالیٰ پھر بخشش بھی ہے۔ یہ نہیں ہوسکتا کہ اللہ تعالیٰ کے بندے بخشش مانگتے ہوئے اس کے آگے جھکیں اور بخشے نہ جائیں۔ اصل میں تو یہ رحمت، بخشش اور آگ سے نجات ایک ہی انجام کی کڑیاں ہیں اور وہ ہے شیطان سے دُوری اور اللہ تعالیٰ کی رضا اور اس کا قرب حاصل کرنا۔‘‘

(الفضل انٹرنیشنل 10اکتوبر تا 16اکتوبر 2008ء)

شیطان سے پناہ کے لئے تعوّذ اور استغفار

ایک بچے نے سوال کیا کہ کوئی نیک کام کرنے سے پہلے جب شیطان ہمیں بہکاتا ہے تو ہمیں کیا کرنا چاہیے؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

تعوّذ اور استغفار پڑھیں، ثابت قدم رہیں اور اللہ تعالیٰ سے مدد مانگیں۔

(الفضل انٹرنیشنل 23 اکتوبر 2020ء)

رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا

ایک ناصرہ نے پوچھا کہ ہائی سکول کی پڑھائی کے پریشر کو کس طرح برداشت کیا جائے اور اچھے رنگ میں پڑھائی کیسے کی جائے؟

اس کے جواب میں حضور انور نے فرمایا:

جو بھی آپ نے اگلے دن پڑھنا ہو، اس کو گھر سے پڑھ کر جائیں اور پھر جب آپ کلاس میں ٹیچر کا لیکچر سن رہی ہوں گی تو آپ کے لیے سمجھنا آسان ہو جائے گا۔ پھر جب آپ گھر واپس آئیں تو اس کی دہرائی کریں۔ پھر آپ پر زیادہ دباؤ نہیں پڑے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ سے دعا بھی کریں۔ اپنی دعاؤں میں یہ دعا بھی کریں کہ اللہ تعالیٰ آپ کے لیے یہ کام آسان کرے۔

حضور انور نے فرمایا کہ طلبہ کو اپنی پنجوقتہ نمازوں میں اپنی کامیابی کے لیے دعا کرنی چاہیے اور یہ چیز انہیں پرسکون رکھے گی اور ان کی پڑھائی کا دباؤ اور پریشانی بھی کم ہو گی۔ مزید برآں حضور انور نے دو قرآنی دعاؤں

رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا

اور

رَبِّ اشْرَحْ لِیْ صَدْرِیْ۔ وَیَسِّرْلِیْٓ اَمْرِیْ۔ وَاحْلُلْ عُقْدَۃً مِّنْ لِّسَانِیْ۔ یَفْقَھُوْا قَوْلِیْ۔

کا ذکر فرمایا اور ان کو باقاعدگی سے پڑھنے کی تلقین فرمائی۔

(الفضل انٹرنیشنل، 25 اگست 2021ء)

ایک اور طالبعلم نے سوال کیا کہ رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا کے علاوہ کون سی دعا پڑھائی میں آسانیاں پیدا کر سکتی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

یہ قرآن کریم کی دعا ہے۔ اس کے علاوہ رَبِّ اشْرَحْ لِیْ صَدْرِیْ... کی دعا ہے۔ ایک دعا رَبِّ اَرِنِیْ حَقَآئِقَ الْاَشْیَآءِ ہے۔ یہ دعائیں ہیں۔ ان کو پڑھو اور ان پر غور کرو۔

(الفضل انٹرنیشنل 9 اگست 2013ء)

جَزَاکُمُ اللّٰہ

ایک واقفہ نَو نے پوچھا کہ جزاک اللہ کا جواب کیا ہے؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

جَزَاکُمُ اللّٰہُ اَحْسَنَ الْجَزَآء۔ قرآن کریم کہتا ہے ھَلْ جَزَآءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَانُ (الرحمٰن:61) یعنی احسان کا بدلہ احسان ہے۔ جو جَزَاکَ اللّٰہ کہتا ہے وہ تم پر احسان کر رہا ہے تمہارے لئے دعا کر رہا ہے تو تم اس کے لئے دعا کر دو۔ اَحْسَنَ الْجَزَآء دے۔ اور بھی بڑھ کر جزاء کہ تم میرے لئے دعائیں کر رہے ہو۔

(الفضل انٹرنیشنل 20 تا 26/ جولائی 2012ء)

سہو صلاۃ کے لئے سُبْحَانَ اللّٰہِ کہنا

ایک واقفِ نو نے سوال کیا کہ جب امام نماز پڑھا رہا ہو، مثلاً تین رکعات کی بجائے دو پڑھا دے تو کیا کرنا چاہیے؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا:

’’سُبْحَانَ اللّٰہِ ‘‘ ایک دفعہ کہہ دو۔ اگر امام نے سن لیا تو ٹھیک ہے۔ نہیں تو خاموش رہو اور بار بار نہ کہو۔ یہ نہیں کہ پہلے پہلی صف اور پھر دوسری صف والے ’’سُبْحَانَ اللّٰہِ ‘‘ کہنا شروع ہو جائیں اور پھر تیسری صف شروع کر دے۔ اس طرح بار بار کے کہنے سے امام کو بھول ہی جاتا ہے کہ میں نے کرنا کیا ہے، کیا غلطی ہوگئی ہے، وہ نماز میں کچھ کہہ نہیں سکتا، کچھ کہنے کی اجازت نہیں ہے۔ تو اسلئے ایک دفعہ سُبْحَانَ اللّٰہِ کہنا کافی ہے۔

امام کو سمجھ آ گیا تو ٹھیک ہے، نہیں یاد آتا تو خاموش رہو اور جب امام سلام پھیر دے تو اس کو یاد کرواؤ کہ آپ نے دو رکعتیں پڑھی تھیں، پوری تین رکعات نہیں پڑھ سکے۔ تو امام سلام پھیرنے کے بعد پھر کھڑا ہوگا اور ایک رکعت پڑھا دے گا۔ سارے اس کے ساتھ پڑھیں گے اور رکعت کے بعد جب سلام پھیرنے لگے تو اس سے پہلے سجدہ سہو کے دو سجدے کرے گا اور سلام پھیر دے گا۔ بس ایک دفعہ امام کو یاد کروا دو بعض دفعہ امام confuse بھی ہو جاتے ہیں۔ مجھے بھی بعض دفعہ لوگ ''سُبْحَانَ اللّٰہِ'' اس طرح کہنے لگتے ہیں کہ پتہ ہی نہیں لگتا کہ غلطی کیا کی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

ایک دفعہ ایسا اتفاق ہو چکا ہے کہ کوئی کچھ نہیں بولا اور میں نے دو رکعات مغرب کی نماز کے بعد سلام پھیر دیا تو پھر نمازیوں نے کہا کہ آپ نے تو دو رکعتیں پڑھی ہیں۔ میں نے کہا ٹھیک ہے، پھر ایک رکعت اور پڑھ لیتے ہیں۔ تو یہ ہو جاتا ہے، ہر ایک سے ہو جاتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ایک دفعہ چار کی بجائے پانچ رکعات پڑھا دی تھیں صحابہؓ نے کچھ نہیں کہا۔ بعد میں کسی نے کہا کہ کیا نماز کے بارے میں نیا حکم آ گیا ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا کہ نہیں۔ تو کہا گیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو پانچ رکعتیں پڑھی ہیں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے ''سُبْحَانَ اللّٰہِ'' کہہ کر یاد کروا دینا تھا۔ بھول تو ہر ایک سکتا ہے۔ لیکن اگر امام کو یاد آ جائے تو ٹھیک ہے ورنہ وہ سلام پھیرنے کے بعد نماز کا جو حصہ رہ گیا ہے، وہ پورا کرے گا۔

(الفضل انٹرنیشنل 19 تا 25 / جولائی 2013ء)

نماز میں توجہ قائم رکھنے کا طریق

ایک خادم نے سوال کیا کہ حضور! بعض دفعہ نماز میں توجہ ادھر اُدھر ہو جاتی ہے پس نماز میں توجہ کو قائم رکھنے کے لیے کیا کرنا چاہئے؟

فرمایا:

کیونکہ نماز ادا کرتے ہوئے آپ کی ترجیح نماز نہیں ہوتی اس لیے۔ اس پر حضور نے اس خادم سے استفسار فرمایا کہ آپ کیا سٹڈی کر رہے ہیں؟ موصوف نے جواب دیا۔ میں اے لیول کر رہا ہوں اس پر حضور نے فرمایا۔ کون کون سے SUBJECTS ہیں؟۔ اس پر موصوف نے جواب دیا کہ آرٹس، میتھ، اور کمپیوٹر سائنس۔ فرمایا: بعض دفعہ آپ کی توجہ بٹ جاتی ہے اور آپ کمپیوٹر سائنس کے کسی مسئلہ کو حل کرنے کی کوشش کر رہے ہوتے ہیں۔ یا بعض دفعہ آپ سوچ رہے ہوتے ہیں کہ کس طرح ریاضی کے اس فارمولہ کو سیکھا جائے یا پھر اس سوال کو کیسے حل کیا جائے۔ بعض دفعہ آپ ٹی وی پر ڈرامہ دیکھ رہے ہوتے ہیں تو آپ کے ذہن میں اس ڈرامے کا کوئی کریکٹر آ جاتا ہے کہ وہ یہ کر رہا ہے یا یہ کر رہا ہے۔ تو یہ چیزیں ہیں جو نماز میں آپ کی توجہ کو کسی اور طرف ہٹا دیتی ہیں اور آپ نماز میں توجہ نہیں کر رہے ہوتے۔ تو جب آپ نماز میں سورۃ الفاتحہ پڑھ رہے ہوں تو ''اِھۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ'' کا بار بار ورد کرنا چاہیے۔ ''اَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ''۔ پڑھیں۔ اور اگر آپ باجماعت نماز ادا کر رہے ہیں تو ''اَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ'' پڑھیں اور اس کے بعد جو امام پڑھ رہا ہو اس پر فوکس کریں۔ اور جب آپ اکیلے نماز ادا کر رہے ہوں، سنت ادا کر رہے ہوں یا گھر میں (انفرادی) نماز ادا کر رہے ہوں تو آپ ''اَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ''، ''لَا حَوۡلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ''، اور ''اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰہَ'' پڑھیں۔ اور جس جگہ بھی آپ کو پتا چلے کہ آپ کی توجہ بٹ رہی ہے تو ان ذکر کو پڑھیں اور پھر وہیں سے شروع کر دیں مثلاً آپ سورۃ الفاتحہ میں ''مٰلِکِ یَوۡمِ الدِّیۡنِ'' ادا کرنے کے بعد (آپ کی توجہ) کمپیوٹر کے کسی مسئلہ کو حل کرنے یا میتھ کا سوال حل کرنے یا پھر ڈرامے کے کسی کریکٹر کی طرف چلی گئی ہو تو پھر۔ ''اَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ'' اور ''اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰہَ'' پڑھیں اور دوبارہ ''اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ'' سے شروع کریں۔ اور بار بار اس طرح کرتے چلے جائیں اور خدا تعالیٰ سے مدد مانگتے رہیں۔ خدا تعالیٰ بھی مدد فرمائے گا۔ یہ ایک مسلسل کوشش ہوگی تو پھر کچھ عرصے بعد جب آپ کافی ٹرین ہو جائیں گے تو (ان شاء اللہ) پھر آپ کی توجہ نہیں بٹے گی۔

(ملاقات خدام الاحمدیہ Midlands ریجن، منعقدہ 10 ستمبر 2020ء)

سجدہ میں دعا کی ترتیب

ہستی باری تعالیٰ سے متعلق ایک انٹرویو میں عامر سفیر صاحب ایڈیٹر ریویو آف ریلیجنز نے سوال کیا کہ

حضور! کہا جاتا ہے کہ سجدے میں ذاتی نوعیت کی دعائیں کرنے کی اجازت ہے اور یہ ایسی حالت ہے جب انسان خدا کے سب سے زیادہ قریب ہے۔ دعا کی ترتیب کے حوالے سے کئی آراء ہیں یعنی جس ترتیب سے ہمیں سجدہ میں دعا کرنی چاہیے۔ جیسے کوئی اپنے لیے سب سے پہلے دعا کرے یا کسی اور چیز کے لیے دعا کرے پھر اپنے لیے؟ حضور! ذاتی دعاؤں کی کیا ترتیب ہونی چاہیے، بالخصوص حالت سجدہ میں؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

یہ ہر شخص کی اپنی کیفیت ہے اور جن حالات سے وہ گزر رہا ہے یا جس معاملہ میں وہ مستغرق ہے۔ فطرتی طور پر آپ ایسے مسئلہ پر روئیں گے یا زیادہ جذباتی ہو جائیں گے جو آپ کے لیے اہمیت کا حامل ہے، اسی طرح آپ ایسے معاملہ کے لیے دعا کریں گے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ آپ اپنے اور اللہ تعالیٰ کے تعلق کی مضبوطی کے لیے دعا کرتے تھے اور پھر جماعتی ترقی اور پھر اپنے خاندان کے لیے اور دوست احباب کے لیے۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے ایک ترتیب تو بیان فرمادی ہے۔ ہر شخص کی الگ کیفیت ہوتی ہے بعض ایسے معاملات ہوتے ہیں جو کسی شخص کو زیادہ جذباتی کر دیتے ہیں۔ ایک شخص ممکن ہے کہ کسی سخت مسئلے سے دوچار ہو تو وہ ایسے معاملات کے لیے دعا سے آغاز کر سکتا ہے تاکہ اسے نماز کی درست کیفیت میسر آ جائے۔ اس کا کوئی معین اصول نہیں ہے لیکن ہر کسی کو ایسے معاملات کے لیے دعا کرنی چاہیے جن سے دعا کی اصل کیفیت پیدا ہو جائے اور جو آپ کے لیے زیادہ جذباتی ہوں۔

آپ کو سب سے پہلے استغفار کرنا چاہیے پھر جب آپ اللہ تعالیٰ کے فضلوں پر نظر کریں جو اس نے آپ پر فرمائے ہیں اور جب آپ اپنی حالت کو دیکھیں اور کمزوریوں کو تو یہی چیز آپ کو جذبات سے بھر دے گی اور جذباتی کیفیت پیدا کر دے گی۔

(الفضل انٹرنیشنل 27 مئی 2021ء)

استخارہ

ایک واقفہ نَو نے سوال کیا کہ شادی کے سلسلہ میں استخارہ کی کیا اہمیت ہے؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

ہر کام کے لئے اللہ تعالیٰ سے راہنمائی لینے کے لئے استخارہ کا حکم ہے۔ لیکن یہ ضروری نہیں کہ ہر استخارہ یا ہر دعا کے بعد ضرور خواب بھی آئے اور جب تک خواب نہ آئے تم کہو کہ نہیں۔ اگر دل کو کسی بارے میں تسلی ہو جاتی ہے تو اس کا مطلب ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی منشاء ہے۔ رات کو نماز کے بعد خاص طور پر دو نفل پڑھ کے کسی مقصد کے لئے دعا کرو اور پھر سو جاؤ۔ اللہ تعالیٰ سے یہ مدد مانگو کہ اگر یہ رشتہ میرے لئے بہتر ہے تو میرے دل میں تسکین اور سکون پیدا کر دے اور اگر بہتر نہیں تو روک ڈال دے اور اس رشتے کے بارے میں میرے ماں باپ کے دل میں سے بھی نکال دے اور میرے دل میں سے بھی نکال دے۔ یہی مسئلہ پیدا ہوتا ہے کہ کبھی ماں راضی ہو جاتی ہے تو کبھی باپ راضی ہو جاتا ہے اور کبھی خود لڑکی کی مرضی ہوتی ہے۔ سارے راضی ہو جائیں تو زیادہ اچھا ہے۔

واقفہ نَو نے سوال کیا کہ کس کو استخارہ کرنا چاہئے؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

لڑکی کو خود کرنا چاہئے۔ حضرت اماں جانؓ فرمایا کرتی تھیں کہ جب لڑکیاں چھ سات سال کی ہو جائیں تو اپنے نیک نصیب کے لئے دعا کرنی شروع کر دیں۔ تو ہر لڑکی کو اپنے نیک نصیب کے لئے دعا کرنی چاہئے کہ جب بھی ایسا وقت آئے جب ان کا رشتہ آئے تو جو بہتر ہو وہ ہو۔ یہ نہیں کہ فلاں کے پاس پیسے ہیں، فلاں کے پاس عہدہ ہے، فلاں کے پاس ملازمت ہے، فلاں خاندان اچھا ہے تو میں نے رشتہ کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے، غیب کا علم اس کو ہے، وہ جس کے لئے جو بہتر سمجھتا ہے اس کے مطابق کرو۔ باقی چھوٹی چھوٹی باتیں تو رشتوں کے بعد بھی ہو جاتی ہیں۔ پھر ان کو Ignore بھی کرنا چاہئے۔ پھر یہ ہے کہ غیر متعلقہ لوگ جو ہیں جن کا کوئی براہ راست تعلق نہیں ہوتا ان سے بھی استخارہ کروالینا چاہئے۔ ان کو بھی بعض دفعہ کوئی خواب آ جاتی ہے یا کوئی نہ کوئی پیغام مل جاتا ہے۔

(الفضل انٹرنیشنل 20 تا 26 / جولائی 2012ء)

ایک طالبعلم نے سوال کیا کہ استخارہ کرنے کا اصل طریقہ کیا ہے؟

اس پر حضور انور نے فرمایا پہلی بات تو یہ ہے کہ استخارہ کو سمجھو۔ جو بھی کام کرنے لگے ہو اللہ تعالیٰ سے خیر مانگو۔ اس کا مطلب ہے کہ اللہ تعالیٰ سے اس کام کی خیر مانگنا کہ اللہ کے نزدیک یہ بہتر ہے تو میرے حق میں ہو جائے۔ دوسرا یہ ہے کہ رات کو سونے سے قبل دو نفل پڑھو۔ زیادہ لمبی دعائیں نہیں بتاتا۔ دو نفل پڑھو اور اس میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرو اور استخارہ کر کے سو جاؤ اور کئی دن تک کرو، بعض لوگ چالیس دن بھی رکھتے ہیں۔ بعض کو تو تیسرے، چوتھے دن بعض باتوں کی تسلی ہو جاتی ہے۔ ضروری نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ خبریں پہنچائے۔ خبریں پہنچانے کے لئے استخارہ نہیں ہوتا۔ استخارہ کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ سے خیر مانگنا کہ جو کام میں کرنے جا رہا ہوں اس میں اگر میرے لئے خیر ہے تو میرے لئے آسانی کے سامان پیدا فرما۔

(الفضل انٹرنیشنل 27 تا 2 / اگست 2012ء)

لَا حَوۡلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ

جون 2012ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورہ امریکہ کے دوران مسجد بیت الرحمٰن واشنگٹن میں طالبات کے ساتھ ایک نشست ہوئی۔

ایک سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

''سوسائٹی میں، اپنے گھر میں، اپنے سسرال والوں کے ساتھ اور اپنے ماحول میں جو بھی بے چینیاں اور پریشانیاں پیدا ہوں وہ استغفار

کرنے اور

لَاحَوۡلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الۡعَلِیِّ الۡعَظِیۡمِ

پڑھنے سے دور کی جاسکتی ہیں۔‘‘

(الفضل انٹرنیشنل 17/ اگست 2012ء)

لغویات سے بچاؤ کے لئے تعوّذ اور لاحول

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ’قولِ سدید‘ کے قرآنی حکم کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا:

’’پھر سچائی کے معیار کے حصول کی نصیحت کے ساتھ مزید تاکید یہ فرمائی کہ جن مجالس میں سچائی کی باتیں نہ ہوں، گھٹیا اور لغو باتیں ہوں ان سے فوراً اٹھ جاؤ۔ جہاں خدا تعالیٰ کی تعلیم کے خلاف باتیں ہوں ان مجالس میں نہ جاؤ۔ اب یہ گھٹیا اور لغو باتیں اس زمانے میں بعض دفعہ لاشعوری طور پر گھروں کی مجلسوں میں یا اپنی مجلسوں میں بھی ہو رہی ہوتی ہیں۔ نظام کے خلاف بات ہوتی ہے۔ کئی دفعہ مَیں کہہ چکا ہوں کہ عہدیداروں کے خلاف اگر باتیں ہیں، اگر نیچے اُس پر اصلاح نہیں ہو رہی تو مجھ تک پہنچائیں۔ لیکن مجلسوں میں بیٹھ کر جب وہ باتیں کرتے ہیں تو وہ لغو باتیں بن جاتی ہیں۔ کیونکہ اس سے اصلاح نہیں ہوتی۔ اُس میں فتنہ اور فساد اور جھگڑے مزید پیدا ہوتے ہیں۔ پھر اس زمانے میں ٹی وی پر گندی فلمیں ہیں۔ انٹرنیٹ پر انتہائی گندی اور غلیظ فلمیں ہیں۔ ڈانس اور گانے وغیرہ ہیں۔ بعض انڈین فلموں میں ایسے گانے ہیں جن میں دیوی دیوتاؤں کے نام پر مانگا جا رہا ہوتا ہے، یا اُن کی بڑائی بیان کی جا رہی ہوتی ہے جس سے ایک اور سب سے بڑے اور طاقتور خدا کی نفی ہو رہی ہوتی ہے۔ یا یہ اظہار ہو رہا ہو کہ یہ دیوی دیوتا جو ہیں، بت جو ہیں، یہ خدا تک پہنچانے کا ذریعہ ہیں۔ یہ بھی لغویات ہیں، شرک ہیں۔ شرک اور جھوٹ ایک چیز ہے۔ ایسے گانوں کو بھی نہیں سننا چاہئے۔

پس شیطان کے حملے سے بچنے کے لیے اپنی بھرپور کوشش کی ضرورت ہے۔ اس کے لیے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے احسن قول ضروری ہے۔ ہر معاملے میں اللہ تعالیٰ کے احکامات پر نظر رکھنا ضروری ہے۔ پھر دعا بھی اللہ تعالیٰ نے سکھائی کہ قرآنِ کریم کی آخری دو سورتیں جو ہیں جس میں شیطان کے ہر قسم کے حملوں سے بچنے کی دعا ہے۔

پھر ایک جگہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ

وَ اِمَّا یَنۡزَغَنَّکَ مِنَ الشَّیۡطٰنِ نَزۡغٌ فَاسۡتَعِذۡ بِاللّٰہِ ؕ اِنَّہٗ ہُوَ السَّمِیۡعُ الۡعَلِیۡمُ۔

(حٰمٓ السجدۃ: 37)

اگر تجھے شیطان کی طرف سے کوئی بہکا دینے والی بات پہنچی ہے، ایسی باتیں شیطان پہنچائے جو احسن قول کے خلاف ہو تو اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگ۔ اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آنے کی بہت زیادہ دعا کرو۔

اَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ پڑھو۔

لَاحَوۡلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ پڑھو۔

اللہ تعالیٰ یہ امید دلاتا ہے جو سننے والا اور جاننے والا ہے کہ اگر نیک نیتی سے دعائیں کی گئی ہیں تو یقیناً وہ سنتا ہے۔‘‘

(خطبہ جمعہ 18/ اکتوبر 2013ء)

گناہ سے بچنے کے لئے استغفار اور لاحول

عامر سفیر صاحب نے اسی انٹرویو میں ایک اور سوال پوچھا کہ:

حضور! پہلے جہاں گھر امن کی جگہ تھے اب خاندانوں کو گھروں کے اندر انٹرنیٹ اور ٹی وی کی بداخلاقیوں کی وجہ سے مشکلات کا سامنا ہے اور یوں برائی کی طرف مائل کرنے والے بہکاوے گھروں میں اور گھروں سے باہر ہر جگہ موجود ہیں۔ معاشرے میں ایسی بہت سی بہکانے والی چیزوں کی موجودگی کے پیش نظر حضور کی کیا نصیحت ہے کہ خدا سے تعلق پیدا کر لینے کے بعد اسے کیسے برقرار رکھا جائے؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

ہمیں کثرت سے استغفار اور لَاحَوۡلَ پڑھنا چاہیے۔ اگر استغفار صحیح طور پر کیا جائے تو یہ بہت طاقتور ہوسکتا ہے۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ خود کو گناہ سے بچانے کے لیے اور نیکی کی حالت برقرار رکھنے کے لیے کثرت سے استغفار کرنا چاہیے۔ انبیاء اپنی قوم اور اپنے پیروکاروں کے لیے استغفار کیا کرتے تھے نہ کہ اپنے لیے اور وہ استغفار اس لیے بھی کرتے تھے تاکہ ماضی میں جو ان کو گناہوں سے بچنے کی توفیق ملی اس پر شکر ادا کرسکیں۔ یوں ماضی کے گناہوں کو مٹانے کے لیے اور مستقبل میں گناہوں سے بچنے کے لیے شکرگزاری کی خاطر ہر کسی کو استغفار کو اپنانا چاہیے۔

(الفضل انٹرنیشنل 27 مئی 2021ء)

بے چینی سے بچنے کے لئے استغفار اور لاحول

ایک خادم نے سوال کیا کہ کرونا وبا کی وجہ سے بہت سے لوگوں کی دماغی صحت متاثر ہوئی ہے۔ مثال کے طور پر ڈپریشن اور بے چینی وغیرہ بڑھ رہی ہے تو ایسی صورت حال میں آپ خدام کو کیا نصیحت کریں گے کہ وہ ان معاملات کو کیسے deal کریں؟

فرمایا: خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ اَلَا بِذِکۡرِ اللّٰہِ تَطۡمَئِنُّ الۡقُلُوۡبُ میری یاد اور میرا ذکر تمہارے دلوں کو اطمینان دے گا۔ پس ان دنوں (خاص طور پر) خدا تعالیٰ کا قرب پانے کی کوشش کرنی چاہیے، پنج وقتہ نماز کا التزام کرنا چاہیے اور اگر ممکن ہو تو باجماعت نماز کا التزام کرنا چاہیے۔ درود شریف، استغفار اور کثرت سے ذِکر کریں، خدا تعالیٰ کی مدد مانگیں۔ اس طرح خدا تعالیٰ آپ کو قلبی سکون دے گا۔ اس وائرس کے دوران وہ لوگ جو میرے پاس رہ رہے ہیں وہ بھی اور میں نے خود بھی کچھ برا محسوس نہیں کیا۔ میرا نہیں خیال، اس (بیماری) نے ہم پر کوئی برا اثر چھوڑا ہے۔ میں بھی (اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ) ٹھیک ہوں اور آپ بھی (امید ہے) ٹھیک ہی ہوں گے۔ اور وہ جو ٹھیک نہیں ہیں ان کو چاہیئے کہ وہ نماز میں باقاعدگی اختیار کرتے ہوئے خدا تعالیٰ سے مدد طلب کریں اور خدا تعالیٰ ان کی مدد کرے گا۔ مزید یہ کہ مختلف ذِکر کریں۔ کثرت سے استغفار اور درود شریف پڑھیں۔ لَاحَوۡلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ بھی پڑھیں۔ اور بہت سی دعائیں جو کہ Prayer Book میں درج ہیں وہ بھی پڑھیں۔ اس سے آپ کو اطمینان ملے گا۔

(ملاقات خدام الاحمدیہ Midlands ریجن، منعقدہ 10 ستمبر 2020ء)

سورۃ الفاتحہ کا دَم

عامر سفیر صاحب نے سورۃ الفاتحہ اور دم کے حوالہ سے سوال کیا کہ:

حضور! مجھے سورۃ الفاتحہ کے دم کے بارے میں مزید جاننے کا شوق ہے۔ میں نے کچھ لوگوں سے سن رکھا ہے کہ جب وہ آپ سے ملے، آپ نے اپنا ہاتھ ان پر رکھا اور دعا کی اور بعد میں انہوں نے بتایا کہ ان کی تکلیف دور ہوگئی ہے۔ کسی پر پھونک مارنے یا ظاہری طور پر اپنا ہاتھ کسی کے اوپر رکھنے اور دعا کرنے کی کیا حقیقت ہے؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

حدیث میں ہے کہ جب آنحضور ﷺ کو پتہ چلا کہ آپؐ کے ایک صحابی نے ایک بیمار کا علاج کیا ہے تو آپ ﷺ نے استفسار فرمایا کہ انہوں نے ایسا کیسے کیا۔ اس صحابی نے بتایا کہ انہوں نے سورۃ الفاتحہ کی تلاوت سے ایسا کیا۔ اس پر آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ انہیں کس طرح پتہ چلا کہ وہ سورۃ الفاتحہ سے ایسا کر سکتے ہیں۔ جس پر اس صحابی نے عرض کیا کہ چونکہ اس میں شفا ہے اور اسی لیے انہوں نے اسے یعنی سورۃ الفاتحہ کو پڑھ کر اس سے علاج کیا۔ آپ ﷺ اس بات کو سن کر خوش ہوئے اور فرمایا کہ اس موقعے پر سورۃ الفاتحہ پڑھنا بالکل درست تھا۔

پہلی بات یہ ہے کہ آپ کو پورا یقین ہونا چاہیے کہ جس سے آپ دعا مانگ رہے ہیں یا جس کا خیال آپ کو ہے وہ دعا کا جواب دے سکتا ہے اور اس میں شفا دینے کی طاقت ہے۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ ہستیٔ باری تعالیٰ پر کامل ایمان اور ایقان کا ہونا بنیادی چیز ہے۔ دوسرا یہ کہ انسان میں شرک کی کوئی ملونی نہیں ہونی چاہیے۔ انسان کو خالصتاً یہ ذہن میں رکھنا چاہیے کہ ایسا محض خدا تعالیٰ کے فضل اور احسان کی بدولت ہی ممکن ہے۔

بسا اوقات جب میں ایسا کرتا ہوں تو میرے دل میں خیال آتا ہے کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام سے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ ’بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے‘۔ مزید برآں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی انگوٹھی اس الہام کو مدنظر رکھ کر بنائی گئی ہے کہ اَلَیۡسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبۡدَہٗ۔ یعنی کیا اللہ اپنے بندے کے لیے کافی نہیں ہے۔ اس لیے میرا یقین ہے کہ ضرور اس میں برکت رکھی گئی ہے۔ اس لیے بسا اوقات میں دعا کے لیے کہنے والوں پر دعا کرتے ہوئے یہ انگوٹھی بھی مس کرتا ہوں۔ بہر حال میں ایسا اس وقت کرتا ہوں جب اللہ میرے دل میں یہ خیال ڈالے یا اگر کوئی بار بار مجھ سے ایسا کرنے کا کہے۔ میں کئی دفعہ ایسا اس لیے کرتا ہوں کہ میرے دل میں اللہ کی طرف سے شدت سے ایسا کرنے کا خیال آتا ہے کہ ایسا کرنے میں مضائقہ نہیں۔ میں ایسا ہر ایک کے لیے نہیں کرتا بلکہ ان کے لیے کرتا ہوں جس کے بارے میں اللہ میرے دل میں خیال ڈالتا ہے۔

جس طرح ہمارے پاس ظاہری بیماریوں کا علاج ہے اسی طرح یہ روحانی بیماریوں کا علاج ہے۔ مگر ضروری نہیں کہ ہر دفعہ یہ سو فیصد ہی کارگر ثابت ہو کیونکہ یہ علاج اللہ تعالیٰ کی مرضی اور رضا سے حاصل ہوتا ہے، جب اللہ چاہتا ہے۔ عمومی دعائیں اور التجائیں تو ہوتی ہی ہیں مگر یہاں خاص بات تبرک کی ہے۔ یہ الہام اللہ تعالیٰ کے قرآنی الفاظ پر مشتمل ہے اور پھر یہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کو بھی ہوا۔ حقیقت یہی ہے کہ جب اللہ کافی ہے تو پھر وہ اپنے فضل ظاہر کرنے پر بھی قادر ہے۔

میں نے کئی دفعہ لوگوں کو معجزاتی طور پر بیماریوں سے شفایاب ہوتے دیکھا ہے۔ بسا اوقات مجھے ان کی شفا کی اس قدر امید بھی نہیں ہوتی مگر جب لوگ دوبارہ ملتے ہیں تو بتاتے ہیں کہ انہیں شفا مل گئی تھی اور یہ ہوتا بھی اسی لیے ہے کہ اللہ تعالیٰ ایسا چاہتا تھا۔ بہر حال میں پیروں یا فقیروں کی طرح نہیں ہوں (جو نام نہاد مذہبی پیر، روحانی عامل اور راہنما ہوتے ہیں)۔ جو اس طرح کے کام پیشہ کے طور پر کرتے ہیں اور اپنے پاس آنے

والے ہر آدمی کے ساتھ ایسے عمل کو دہراتے ہیں۔

(الفضل انٹر نیشنل 27 مئی 2021ء)

آیۃ الکرسی

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ شفاعت کے حوالہ سے ایک سوال کے جواب میں آیۃ الکرسی یاد کرنے کی تلقین کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

’’تم آیت الکرسی یاد کرو۔ جب وہ پڑھو گی پھر اس کا ترجمہ پڑھو گی تو تمہیں شفاعت کا مطلب پتا لگ جائے گا۔ بلکہ پڑھو اور ساری واقفات نو کو چاہئے کہ آیت الکرسی یاد کریں اور رات کو سوتے ہوئے اپنے اوپر پھونکا کریں تا کہ تم لوگوں میں نیکیوں کی روح پیدا ہو اور اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں آؤ۔‘‘

(الفضل انٹر نیشنل 11 جولائی 2014ء)

اسی طرح ایک خطبہ جمعہ میں فرمایا:

’’آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو یہ تلقین فرمائی ہے کہ جو یہ آیات پڑھے وہ اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں رہے گا۔ تو آیات صرف پڑھنا ہی کافی نہیں ہے بلکہ اس کے مضمون پر غور کرتے ہوئے ان باتوں کو اپنانے کی بھی ضرورت ہے اور وہ فہم اور اِدراک حاصل کرنے کی بھی ضرورت ہے جو ان آیتوں کے بارے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قرآن کریم نے اس کی وضاحت کئی جگہ پر کی۔ اور پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کو کھول کر ہمارے سامنے رکھا۔ اگر یہ باتیں ہوں گی تو پھر انسان خدا تعالیٰ کے فضل سے اس کی حفاظت میں رہے گا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کے مطابق اپنی زندگیاں گزارنے کی توفیق عطا فرمائے۔‘‘

(خطبہ جمعہ 2/ فروری 2018ء)

آیت الکرسی، سورۃ الاخلاص، سورۃ الفلق اور سورۃ الناس کے فضائل

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ آیت الکرسی، سورۃ الاخلاص، سورۃ الفلق اور سورۃ الناس کے فضائل کے حوالہ سے بیان فرماتے ہیں کہ

’’روایت میں آتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ سوتے وقت آیۃ الکرسی، سورۃ اخلاص، سورۃ فلق اور سورۃ النّاس یعنی قرآن کریم کی جو آخری تین سورتیں ہیں، یہ اور آیۃ الکرسی تین دفعہ پڑھ کر ہاتھوں پر پھونکتے اور پھر اپنے ہاتھوں کو جسم پر اس طرح پھیرتے کہ سر سے شروع کر کے جہاں تک جسم پر ہاتھ جا سکتا جسم پر پھیرتے۔

پس جس کام کو آپؐ نے باقاعدہ جاری رکھا یا باقاعدگی سے کیا تو یہ آپ کی سنّت بنی اور اس کام کو ہر مسلمان کو کرنا چاہئے اور ہم احمدی جن کی اس زمانے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر سنت پر عمل کرنے کی طرف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مزید رہنمائی فرمائی ہے ہمیں اس پر عمل کرنے کی خاص کوشش کرنی چاہئے اور خاص طور پر ان حالات میں جن میں سے ہم گزر رہے ہیں دعاؤں اور نمازوں اور اذکار کی طرف خاص طور پر نہ صرف اپنی ذاتی روحانی اور دنیاوی ضروریات کے لئے توجہ دینی چاہئے بلکہ جماعتی فتنوں اور فسادوں اور حاسدوں اور دشمنوں کے شر سے بچنے کے لئے بھی ایک انتہائی اہم فرض سمجھ کر توجہ دینی چاہئے۔

۔۔۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے اور ہم باقاعدگی سے سونے سے پہلے یہ آیات پڑھ کر، ان دعاؤں کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے مطابق اپنے پر پھونکنے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ اس کی توفیق دے۔‘‘

(خطبہ جمعہ 16/ فروری 2018ء)

صلاۃ الکسوف و الخسوف

حضور انور فرماتے ہیں:

’’آج یہاں سورج گرہن تھا۔ اسی طرح بعض اور ممالک میں بھی گرہن لگا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس موقع پر خاص طور پر دعاؤں، استغفار، صدقہ خیرات اور نماز پڑھنے کی ہدایت فرمائی ہے۔

(صحیح بخاری، کتاب الکسوف باب الصلوٰۃ فی کسوف الشّمس حدیث: 1044، صحیح مسلم، کتاب الکسوف وصلاتہ باب ذکر النداء بصلاۃ الکسوف…حدیث: 2117)

اس لحاظ سے جماعت کو جہاں جہاں بھی گرہن لگنے کی خبر تھی ہدایت کی گئی تھی کہ نماز کسوف ادا کریں۔ ہم نے بھی یہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے مطابق یہ نماز ادا کی۔

احادیث میں اللہ تعالیٰ کے خاص نشانوں میں سے ایک نشان سورج اور چاند گرہن کو قرار دیا گیا ہے۔

(صحیح بخاری، کتاب الکسوف باب صلاۃ النساء مع الرجال فی الکسوف حدیث: 1035)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق مسیح موعود کی آمد کی نشانیوں میں سے ایک بڑی زبردست نشانی سورج اور چاند گرہن تھا جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے مشرق اور مغرب میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تائید میں پورا ہوا۔ پس اس لحاظ سے گرہن کی نشانی کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور جماعت سے ایک خاص تعلق ہے۔‘‘

(خطبہ جمعہ 20/ مارچ 2015ء)

نقصان پر اِنَّا لِلّٰہِ اور دوسری دعائیں

بیت الفتوح میں آتشزدگی کے بعد استغفار اور دعاؤں کرنے کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا کہ:

’’حضرت مسیح موعود علیہ السلام ان آیات کی وضاحت فرماتے ہوئے ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

۔۔۔ہم آزماتے رہیں گے تم کو کبھی کسی قدر خوف بھیج کر، کبھی فاقہ سے، کبھی مال، جان اور پھلوں پر نقصان وارد کرنے سے۔ مگر ان مصائب شدائد اور فقر وفاقہ پر صبر کر کے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ کہنے والے کو بشارت دے دو کہ ان کے واسطے بڑے بڑے اجر، خدا کی رحمتیں اور اس کے خاص انعامات مقرر ہیں۔ دیکھو ایک کسان کس محنت اور جانفشانی سے قلبہ رانی کر کے زمین کو درست کرتا۔ پھر تخم ریزی کرتا۔ آبپاشی کی مشکلات جھیلتا ہے۔ آخر جب طرح طرح کی مشکلات، محنتوں اور حفاظتوں کے بعد کھیتی تیار ہوتی ہے تو بعض اوقات خدا کی باریک در باریک حکمتوں سے ژالہ باری ہو جاتی یا کبھی خشک سالی ہی کی وجہ سے کھیتی تباہ وبرباد ہو جاتی ہے۔ غرض یہ ایک مثال ہے ان مشکلات کی جن کا نام تکالیف قضا و قدر ہے۔ ایسی حالت میں مسلمانوں کو جو پاک تعلیم دی گئی ہے وہ کیسی رضا بالقضا کا سچا نمونہ اور سبق ہے اور یہ بھی صرف مسلمانوں ہی کا حصہ ہے‘‘۔

(ملفوظات جلد 10 صفحہ 413-414 ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس اس بات کو ہمیں ہمیشہ سامنے رکھنا چاہئے کہ نہ ہمارے اپنے دل میں کبھی یہ خیال آئے کہ خدا تعالیٰ کیوں بڑے بڑے نقصانوں اور ابتلاؤں سے ہمیں گزارتا ہے اور نہ ہی کسی مخالف کے ہنسی ٹھٹھا کرنے یا یہ کہنے پر ہم پریشان ہوں کہ اگر اللہ تعالیٰ تمہارے ساتھ ہے تو پھر تمہارا نقصان کیوں ہوتا ہے۔۔۔

رَبِّ کُلُّ شَیۡءٍ خَادِمُکَ رَبِّ فَاحۡفَظۡنِیۡ وَانۡصُرۡنِیۡ وَارۡحَمۡنِیۡ کی دعا اور اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَجۡعَلُکَ فِیۡ نُحُوۡرِھِمۡ وَنَعُوۡذُبِکَ مِنۡ شُرُوۡرِھِمۡ۔ کی دعا پڑھیں اور رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنۡیَا حَسَنَۃً وَّفِی الۡاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ کی دعا پڑھنی چاہئے۔ اگر یہ واقعہ میں ہماری نااہلی اور کمزوری کی وجہ سے ہوا ہے تو استغفار بھی بہت زیادہ پڑھنے کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ آئندہ بھی ہمیں اپنی ذمہ داریاں صحیح رنگ میں ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ان کمزوریوں کو دور فرمائے۔ اور اگر یہ آزمائش ہے تو اللہ تعالیٰ ہمیں اس میں سے بھی کامیابی سے گزارے اور اپنے انعامات پہلے سے بڑھ کر عطا فرمائے اور ان صابرین میں ہمارا شمار فرمائے جن کو خوشخبریاں عطا فرماتا ہے اور پہلے سے بڑھ کر ہم ترقیات دیکھیں۔‘‘

(خطبہ جمعہ 2/ اکتوبر 2015ء)

حرف آخر

اسلامی اصطلاحات کا استعمال ہر مسلمان کے لئے عقیدۃً نہایت اہمیت کا حامل ہے۔ لیکن احمدی مسلمانوں کو مختلف ممالک میں زبردستی روکا جاتا رہا ہے۔ حضور انور نے حالیہ آن لائن ملاقات میں اس حوالہ سے تفصیلی ذکر کیا۔

پاکستان میں اصطلاحات کے استعمال سے روکا گیا

ایک خادم نے سوال کیا کہ جیسا کے ہم دیکھ رہے ہیں کہ افغانستان میں جب سے صاحبزادہ عبد اللطیف صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت ہوئی ہے تب سے افغانستان میں امن نہیں ہے۔ پاکستان میں بھی ایک لمبے عرصہ سے شہادتیں اور ظلم ہو رہے ہیں۔ تو کیا پاکستان میں بھی کبھی امن ہو سکے گا؟

فرمایا:

جب تک پاکستانی نام نہاد علماء اپنے رویوں میں (مثبت) تبدیلی نہیں لاتے، اچھے اخلاق کا مظاہرہ نہیں کرتے، اچھا رویہ اختیار نہیں کرتے اور غیر انسانی سرگرمیوں کو چھوڑ کر حقیقی انسان نہیں بن جاتے تب تک پاکستان میں کبھی امن نہیں ہوگا۔ ہم نے 1953ء میں بھی یہ بات کہی تھی جب احمدیوں سے غیر انسانی سلوک رکھا جا رہا تھا، احمدیت کے خلاف احتجاج ہو رہے تھے اور کچھ احمدیوں کو شہید بھی کیا گیا تھا۔ لیکن اس وقت تک احمدی حکومتِ پاکستان میں آزادانہ شہری تصور کیے جاتے تھے۔ لیکن اب آئین میں تبدیلی کر کے اور پھر ضیاء الحق صاحب نے آئین میں مزید ترمیم بھی کی جس کے بعد مسلمانوں کو اپنے بچوں کے اسلامی نام رکھنے سے بھی روکا گیا۔ (اور یہ کہ احمدی) بِسۡمِ اللّٰہِ نہیں کہہ سکتے، اَلسَّلَامُ عَلَیۡکُمۡ نہیں کہہ سکتے۔ انہوں نے مزید احمدیوں پر قوانین کو مسلط کیا۔ اگر آپ پاکستان کی تاریخ دیکھیں تو تب سے پاکستان میں امن نہیں ہے۔ جب بھی کوئی فوجی یا سیاسی حکومت آتی ہے تو وہ پریشان ہی رہتے ہیں کیونکہ ان کا عوام پر کنٹرول نہیں ہوتا۔ (نام نہاد) مولویوں نے عوام پر کنٹرول کیا ہوا ہے۔ جب تک یہ لوگ حقیقی توبہ نہیں کر لیتے میرا نہیں خیال کہ پاکستان میں امن کے لحاظ سے کوئی تبدیلی آسکے۔

(ملاقات خدام الاحمدیہ Midlands ریجن، منعقدہ 10 ستمبر 2020ء)

اللہ تعالیٰ ہمیں ان ارشادات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

آمین

ٹرانسکرئیب و کمپوزنگ :ابو اثمار اٹھوال

This week with Huzoor

24 ستمبر 2021ء

قسط اول

اس ہفتے لجنہ اماء اللہ فن لینڈ اور مجلس انصار اللہ جرمنی کی نیشنل مجالس عاملہ کوحضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے آن لائن ملاقات کا شرف حاصل ہوا جس میں شاملین نے مختلف سوالات کے ذریعہ رہنمائی حاصل کی۔ اس کے علاوہ مجلس خدام الاحمدیہ انگلستان کے نیشنل اجتماع کے موقعہ پرحضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اختتامی خطاب کی کچھ جھلکیاں بھی اس ہفتے کے This week with Huzoor پروگرام میں پیش کی گئیں۔

ممبرات نیشنل عاملہ لجنہ اماء اللہ فن لینڈ کی ملاقات

ہفتہ کے روز لجنہ اماء اللہ فن لینڈ کی نیشنل عاملہ کی حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ سے آن لائن ملاقات ہوئی اس میں

حضور نے سیکرٹری صاحبہ تبلیغ سے تبلیغ کا پلان دریافت فرمایا جس پر موصوفہ نے جواب دیا کہ حضور! اس سال ہم نے شعبہ تبلیغ کے تحت دو Campaigns کی ہیں جس میں ہم نے ہمسایوں اور ٹیچرز کو اسلام احمدیت کا تعارف پیش کیا ہے۔حضور کے اس استفسار پر کہبیعتوں کا ٹارگٹ کیا رکھا ہوا ہے؟ سیکرٹری صاحبہ تبلیغ نے عرض کیا کہ حضور! ابھی بیعتوں کا کوئی ٹارگٹ تو سیٹ نہیں کیا ہوا۔حضور انور نے اس پرفرمایا: کیوں؟جب تک ٹارگٹ نہ ہو کام ہی نہیں ہوتا۔ٹارگٹ رکھیں گی تو پھر ہی (کام) ہو گا۔آپ یہ ٹارگٹ رکھیں کہ ہم نے ایک سال میں 50 بیعتیں حاصل کرنی ہیں۔تو پھر اس کو حاصل کرنے کے لیے کام (بھی) کریں گی۔لیکن اگرصرف اس لیے بیٹھی ہوئی ہیں کہ جو مل گیا الحمد للہ۔اگر کوشش نہیں کرنی تو پھر اس کا کوئی فائدہ نہیں۔

سیکرٹری صاحبہ تربیت کو توجہ دلاتے ہوئے حضور نے فرمایا: آپ نے لجنہ کی کتنی تربیت کر لی ہے؟ توانہوں نے جواب دیا کہ حضور! کوشش کر رہی ہوں۔ آپ دعا کریں۔حضور انور ایدہ اللہ نے اس پر فرمایا:اگر آپکی عاملہ ہر لیول پر، نیشنل لیول اور مقامی لیول پر تربیت کے لحاظ سے Active ہوں تو 48،49فیصد لجنہ کی تربیت تو ہو گئی۔ٹوٹل تجنید کی 50 فیصد تو عاملہ ممبران (ہیں)۔اگر وہ Active ہیں تو اس کا مطلب ہے کہ باقی تو ان کے حصے میں ایک ایک آتی ہے تو وہ ان کی بھی تربیت کر سکتی ہیں۔ یہاں تو تربیت بڑی آسان ہے ۔مسئلہ ہی کوئی نہیں۔ عاملہ کو ٹھیک کر لیں تو آپ کی حاضری 100 فیصد ہو جائے گی۔موصوفہ نے عرض کیا کہ حضور! میں ہر ماہ جائزہ فارم سے ان کو یاد دہانی کرواتی ہوں۔حضور انور نے فرمایا: پہلے عاملہ سے شروع کریں ۔ پہلے عاملہ کو تیز کر لیں ۔باقی لوگ خود ہی تیز ہو جائیں گے۔ عاملہ 5 نمازیں پڑھنے والی ہوں۔ باقاعدہ تلاوت کرنے والی ہوں۔ عاملہ کا پردہ صحیح ہو۔لباس صحیح ہو۔عاملہ کے اخلاق صحیح ہوں۔غصہ کم کرنیوالی ہوں۔ پھر باقی ساری خود ہی ٹھیک ہو جائیں گی ۔

* سیکرٹری صاحبہ امور طالبات سے استفسار کرتے ہوئے فرمایا۔آپ خود بھی پڑھتی ہیں ؟ موصوفہ نے عرض کیا: جی حضور! حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا۔کیا پڑھ رہی ہیں؟موصوفہ نے جواب دیا کہ حضور میں پروٹین سائنس اور بائیو ٹیکنالوجی میں ماسٹر کر رہی ہوں۔حضور انور نے اس پر استفسار فرمایا: کتنی طالبات ہیں جو یونیورسٹی جانے والی ہیں؟ تو سیکرٹری صاحبہ نے بتایا کہ حضور ٹوٹل اٹھارہ Students ہیں جو مختلف پروگرام میں تعلیم حاصل کر رہی ہیں۔حضور نے مزید استفسار فرمایا کہ پی ایچ ڈی کتنی کر رہی ہیں؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ حضور! تین۔اس پر حضور انور نے فرمایا کہ کس فیلڈ میں (پی ایچ ڈی) کر رہی ہیں۔سیکرٹری صاحبہ نے جواب دیا کہ ایک Mechanical Engineering میں کر رہی ہیں۔ ایک Bio informatics میں کر رہی ہے اور ایک Human Resources میں Phd کر رہی ہے۔اس پر مسکراتے ہوئے حضور انور نے فرمایا۔آپ کی لڑکیاں تو بڑی ہوشیار ہیں۔اس پر سیکرٹری صاحبہ نے عرض کیا کہ دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ بہتر رنگ میں خدمت کی توفیق دے۔ آمین۔تو حضور انور نے فرمایا:اللہ تعالیٰ فضل فرمائے۔ (آمین)

اس ملاقات کے آخر میں لجنہ ممبرات نے مختلف سوالات پوچھے جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

سوال: حضور ! آپ نے حال ہی میں ایک ملاقات میں فرمایا تھا کہ اگر لجنہ بھی باقی تنظیموں کے ساتھ اسلام کا پیغام پہنچائے تو (اسلام) کا پیغام جلدی سب تک پہنچ سکتا ہے۔حضور! میرا سوال یہ ہے کہ مرد باہر نکل کر brochures (پمفلٹس) تقسیم کر لیتے ہیں۔تو لجنہ اس میں کس طرح شامل ہوسکتی ہیں؟

فرمایا: کیوں؟ لجنہ کو کیا تکلیف ہے ؟ آپ بازار جاتی ہو۔سودا لے کر آتی ہو۔ groceries خریدتی ہو۔سارا دن پھرتی ہو ۔سیریں کرتی ہو۔ پارکوں میں جاتی ہو۔ ناصرات کو ساتھ لیکر جاؤ۔ اسکول بھی جاتی ہیں تو دو دو، تین تین کا گروپ بنا کر جائیں اور brochures (پمفلٹ) تقسیم کریں۔ زیادہ سے زیادہ عورتوں کے ساتھ واقفیت پیدا کریں ۔عورتوں کو تبلیغ کریں تو اس میں کیا حرج ہے؟اگر پرانے زمانے میں عورتیں جنگوں میں حصہ لے سکتی تھیں تو آپ brochures (پمفلٹس) کیوں نہیں تقسیم کرسکتیں۔ابھی کل ہی میں نے خطبہ میں بتایا ہے کہ عورتیں جنگ میں حصہ لیتی تھیں ۔اس زمانے کی جنگ یہی ہے ۔تبلیغ کرنا۔تو پھر تبلیغ کرو۔اس وقت تو یہی ہے کہ لٹریچر تقسیم کرو۔ زیادہ سے زیادہ یہ ہے کہ اکیلی اکیلی نہ جائیں ۔ دو دو، تین تین کا گروپ بنا کر جائیں۔اور ایک آدھ ناصرات بیچ میں ہو تا کہ ان کی بھی ٹریننگ ہو جائے۔ پھر اس کے علاوہ عورتوں کے ساتھ تعلقات پیدا کریں۔ان کو زیادہ سے زیادہ تبلیغ کریں ۔

سوال :نوجوان بچیاں خاص کر چھوٹی بچیاں اکثراپنے لباس کو لے کر احساس کمتری میں مبتلا ہو جاتی ہیں۔حضور ! آپ نصیحت فرمائیں کہ کیسے اپنے بچوں میں پردہ اور کلچر کے لباس کی محبت اور confidence کو پیدا کیا جائے؟

فرمایا: دین کو اوّلیت ہے۔لباس چاہے کوئی بھی ہو۔کسی بھی قسم کا ہولیکن حیا دار لباس ہونا چاہیے۔قرآن کریم میں یہ نہیں لکھا کہ تم نے شلوار قمیض پہننی ہے یا لمبا چوغہ پہننا ہے۔قرآن کریم فرماتا ہے کہ تمہارا حیا دار لباس ہونا چاہیے ۔تمہاری زینت نظر نہیں آنی چاہیئے۔تو یہ لڑکیوں میں تربیت کے شعبے کا کام ہے۔ ناصرات کے شعبے کا کام ہے اور ماں باپ کا بھی کام ہے کہ وہ بچپن سے ہی (یہ چیز) پیدا کریں۔تربیت کا شعبہ یہ کام ماں باپ کے ذریعہ سے کرے۔ ناصرات کا شعبہ اپنی تنظیم کے لحاظ سے کام کرے۔ ماں باپ اپنے طور پر تربیت کریں کہ ہم احمدی مسلمان ہیں ۔اس لیے ہمیں اللہ تعالیٰ کے جو حکم ہیں ان پر عمل کرنا چاہیے اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ حیا دار لباس پہنو۔بعض مسلمان ہیں بلکہ بعض غیر احمدی عرب مسلمان بھی میں نے دیکھے ہیں جو Jeans اور Blouse پہن کر حجاب لے لیتی ہیں اور سمجھتی ہیں کہ ہم نے بڑا پردہ کرلیا ہے۔تو اُس پردے کا تو کوئی فائدہ نہیں جب کہ اس کا لباس ننگا ہے۔اور لباس سے ساری زینت ظاہر ہو رہی ہوتی ہے۔ یا باہر جاتے ہوئے چوغہ پہن لیا اور گھر میں اپنے رشتہ داروں کے سامنے ایسا لباس ہوتا ہے جو صحیح نہیں ہوتا تو وہ بھی غلط ہے۔ حدیث ہے"حیا ایمان کا حصہ ہے"۔اس لیے بچپن سے ہی بچیوں کے ذہنوں میں یہ ڈالنا ہو گا کہ حیا ایمان کا حصہ ہے اور ہم احمدی مسلمان ہیں۔ ہمیں اپنے نمونے بھی دکھانے چاہیے۔ ہماری دوعملی نہیں ہونی چاہیے۔اگر ہمارا لباس حیا دار ہو گا تو ہماری حیا بھی قائم رہے گی اور پھر وہ بڑے ہو کر بھی اس حیا دار لباس کے مطابق اپنے لباسوں کو ڈھالیں گی اور پھر پردہ بھی کریں گی،اور حجاب (سے) بھی نہیں شرمائیں گی،اور کمپلیکس بھی نہیں ہو گا۔اپنے آپ میں یہ احساس پیدا کریں کہ ہم نے دنیا کی اصلاح کرنی ہے دنیا کو اپنے پیچھے چلانا ہے نا کہ ہم نے دنیا کے پیچھے چلنا ہے۔ جب یہ احساس اور confidence پیدا ہو جائے گا تو پھر (سب) ٹھیک ہو جائے گا۔اور اگر مائیں ہی بے حوصلہ ہو جائیں گی ،ان میں اعتماد نہیں ہو گا،باہر نکلیں گی تو ان مغربی لوگوں کو دیکھ کے ڈر جائیں گی۔جس نے انگریزی کے دو لفظ بول دیئے یا مقامی زبان کے لفظ بول دیئے تو ڈر کے چپ کر گئیں۔ ایسی بات نہیں ہے۔ان کو بتائیں کہ ہم باہر آئے ہیں تو یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے جسکی وجہ سے ہم باہر نکلے ہیں ورنہ ہم نہیں نکل سکتے تھے۔ اللہ کے فضل کا اور شکر گزاری ادا کرنے کا ہی یہ ذریعہ ہے کہ ہم اسلام کی تبلیغ اور تعلیم کو لوگوں تک پہنچائیں۔اور اس کے لیے اپنے نمونے قائم کریں اور صحیح اسلامی تعلیم کے مطابق ڈھالیں۔ جب آپ لوگ شعبہ تربیت بھی، شعبہ ناصرات بھی، اور ماں باپ بھی مل کے یہ اعتماد پیدا کریں گے تو کوئی کمپلیکس نہیں ہو گا۔اور جو یہاں رہنے والی لڑکیاں ہیں ، اگر ان کا جماعت سے باقاعدہ رابطہ ہو ، تعلق ہو ،اور باقاعدہ میرے خطبات بھی سنتی ہوں۔ یا میری لجنہ سے تقریریں بھی سنتی ہوں۔ یا آپ لوگوں سے ان کا رابطہ ہو تو ان میں کوئی کمپلیکس نہیں ہو گا۔ وہ لوگ جو جماعت سے پیچھے ہٹ جاتے ہیں انہی میں کمپلیکس پیدا ہو جاتا ہے۔ یا پھر ایسے لوگ جن کے ماں باپ بالکل ہی ان پڑھ ہیں اور لڑکیوں کی باتوں کی طرف، ان کے جواب دینے میں توجہ نہیں دیتے تو پھر ایسی لڑکیاں جن کے ماں باپ زیادہ پڑھے لکھے نہیں ہیں، چاہیے

DAILY LONDON ALFAZL ONLINE
www.alfazlonline.org
@alfazlonline
@alfazlonline
ONLINE EDITION
Download on the App Store
Google play
اپنے مضامین، آرٹیکلز، نظمیں اور آراء درج ذیل ذرائع میں سے کسی ایک پر بھجوائیں
+44 79 5161 4020
info@alfazlonline.org

کہ لجنہ میں سے پڑھی لکھی لڑکیاں ان سے دوستی پیدا کریں۔ 16 سے 20 سال کی نوجوان لجنہ بھی تو ہیں۔ ان کو احساس دلائیں کہ ہم نے کیا کرنا ہے اور کیا نہیں کرنا۔ ہر ایک اپنے ساتھ ایک ایک لڑکی کو لگا لے تو کمپلیکس دور ہو جائے گا۔ تھوڑی سی تو (آپ کی) تعداد ہے۔

سوال: ایک سال سے لجنات کو نمازوں میں باقاعدگی کی طرف توجہ دلائی جارہی ہے مگر سستی دور نہیں ہو رہی۔ ایسی لجنات کو کیسے توجہ دلائی جائے؟

فرمایا: ہمارا کام ہے مستقل توجہ دلاتے رہنا اور رسول کریم ﷺ کو بھی یہی حکم تھا کہ نصیحت کرتے جاؤ۔ اور یہی ہم نے کرتے جانا ہے یہاں تک کہ عادت پڑ جائے۔ نماز کی اہمیت کا احساس دلائیں کہ ہم نماز کیوں پڑھتے ہیں؟ صرف یہ کہہ دینا کہ نماز پڑھو ورنہ اللہ میاں ناراض ہو جائے گا۔ اتنی بات تو کافی (نہیں)۔ یہاں کی دنیا مادیت پسند ہوتی جا رہی ہے۔ اس سے بات نہیں بنے گی۔ نماز کا فلسفہ بیان کریں۔ نماز ہم کیوں پڑھتے ہیں؟ اور نماز کیوں پڑھنی چاہیے؟ نماز کے کیا کیا فائدے ہیں؟ اور نہ پڑھنے کے کیا کیا نقصانات ہیں؟ ہمیں اگر احمدی مسلمان کہلانا ہے تو پھر ہمیں کس طرح عمل کرنا چاہیے؟ ہماری باتوں میں دوعملی نہیں آنی چاہیے۔ یہ منافقت ہو جاتی ہے۔ جو نیک کام ہم نے کرنے ہیں وہ پوری توجہ سے کرنے چاہئیں۔ یہ نہیں کہ دکھلانے کے لیے ہم کہیں کہ ہم احمدی مسلمان ہیں اور ہمارے عمل وہ نہ ہوں۔ تو بڑوں کو بھی نمازوں کے اپنے نمونے دکھانے چاہئیں۔ اگر ماں باپ گھروں میں نمازیں پڑھ رہے ہوں گے اور عبادت کی طرف توجہ ہو گی تو بچوں کی بھی توجہ ہو جائے گی۔ یہ تو ہر شعبے کو، ہر طبقے کو اپنی تربیت کرنی ہو گی۔ تبھی تربیت کا صحیح نتیجہ نکلے گا۔

بقیہ: دربارِ خلافت...... از صفحہ 2

حضرت اللہ دتہ صاحبؓ ہیڈ ماسٹر ولد میاں عبدالستار صاحب فرماتے ہیں کہ: غالباً 1901ء یا 1902ء میں ایک نواب صاحب مع اپنے خادمان کے علاج کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کی خدمت میں قادیان آئے۔ ایک دن جبکہ مَیں حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کی خدمت میں حاضر تھا، نواب صاحب کے دو اہلکار ایک سکھ اور ایک مسلمان آئے اور عرض کیا کہ نواب صاحب کے علاقے میں وائسرائے آنے والے ہیں۔ آپ ان لوگوں کے تعلقات سے واقف ہیں۔ نواب صاحب کا منشاء ہے کہ چند روز کے لئے حضورؓ ان کے ہمراہ چلیں (یعنی خلیفہ اوّل کو کہا)۔ انہوں نے (حضرت مولانا نورالدین صاحب حضرت خلیفہ اوّلؓ نے) فرمایا کہ مَیں اپنی جان کا آپ مالک نہیں۔ میرا ایک آقا ہے اُس سے پوچھو۔ چنانچہ ظہر کے وقت میں مسجد مبارک میں ان ملازمین نے حضرت نبی اللہؑ کی خدمت میں عرض کیا۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا اس میں کچھ شک نہیں کہ اگر ہم مولوی صاحب کو آگ میں ڈالیں انکار نہیں کریں گے۔ پانی میں ڈبوئیں تو انکار نہیں کریں گے۔ لیکن اُن کے وجود سے یہاں ہزاروں انسانوں کو فیض پہنچتا ہے۔ ایک دنیا دار کی خاطر ہم سے یہ نہیں ہوسکتا کہ ہم اتنے فیضان بند کر دیں۔ اگر ان کو (یعنی جو نواب صاحب تھے) زندگی کی ضرورت ہے تو یہاں رہ کر علاج کرائیں" اور یہ نہیں ہے کہ وائسرائے صاحب آرہے ہیں تو ان کی طرف چلے جاؤ، کیونکہ یہاں غریبوں کا فائدہ ہو رہا ہے اس لئے اولیت غرباء کی ہے۔ (آگے یہ حضرت خلیفہ اوّل کا اس پر جو ردّعمل، اظہار تھا وہ روایت کرتے ہیں۔ ایک تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اظہار تھا کہ پانی میں ڈالوں، آگ میں ڈالوں تو کود جائیں گے۔ خلیفہ اوّل کے اظہار کے بارے میں یہ بیان کرتے ہیں کہ) اُسی دن بعدہٗ صلوٰۃ عصر حضرت خلیفہ اولؓ درس قرآن کے وقت فرمانے لگے (نمازِ عصر کے بعد جو درسِ قرآن تھا اُس میں فرمانے لگے) کہ آج مجھے اس قدر خوشی ہے کہ مجھ سے بولا تک نہیں جاتا۔ ایک میرا آقا ہے۔ مجھے ہر وقت یہی فکر رہتی ہے کہ وہ مجھ سے خوش ہو جائے۔ آج کس قدر خوشی کا مقام ہے کہ وہ میری نسبت ایسا خیال رکھتا ہے کہ اگر میں نورالدین کو آگ میں ڈالوں تو انکار نہیں کرے گا۔ پانی میں ڈبوؤں تو انکار نہیں کرے گا۔

(ماخوذ از رجسٹر روایات صحابہ غیر مطبوعہ جلد 7 صفحہ 397-398 روایت حضرت اللہ دتہ صاحبؓ ہیڈ ماسٹر)

حضرت ماسٹر ودھاوے خان صاحبؓ بیان کرتے ہیں کہ: ماسٹر اللہ دتہ صاحب ریٹائرڈ سکول ماسٹر حال قادیان محلہ دارالرحمت نے جبکہ وہ گوجرانوالہ میں قلعہ دیدارسنگھ (سکول) میں نائب مدرس تھے، مجھ سے بیان کیا کہ ایک دفعہ قادیان میں مَیں گیا ہوا تھا تو مسجد مبارک میں حضور علیہ السلام احباب میں تشریف فرما تھے اور حضرت مولوی نورالدین صاحب بھی وہاں پر موجود تھے۔ حضور نے اُن کی طرف (یعنی حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ حضرت حکیم مولانا نورالدین کی طرف) اشارہ کر کے فرمایا کہ یہ شخص میرا سچا عاشق ہے۔ اس کے بعد جب مسجد سے باہر آئے تو مولوی صاحب نے چوک میں وعظ کے رنگ میں بیان کیا کہ جس شخص کو اُس کا معشوق یہ کہہ دے کہ میرا یہ عاشق ہے اس کو اور کیا چاہئے؟۔ (ماخوذ از رجسٹر روایات صحابہؓ غیر مطبوعہ رجسٹر نمبر 11 صفحہ 26۔ روایت حضرت ماسٹر ودھاوے خاں صاحبؓ)

حضرت ماسٹر مولا بخش صاحبؓ ولد عمر بخش صاحب فرماتے ہیں: ایک دفعہ یہاں (قادیان) آیا ہوا تھا۔ تعطیلات کے دو تین دن باقی تھے۔ میں حضور سے اجازت لے کر روانہ ہو کر جب خاکروبوں کے محلے کے باہر بٹالہ کے راستے پر چلا گیا تو آگے جانے کو دل نہ چاہا۔ وہیں کھیت میں بیٹھ گیا اور چلّا چلّا کر زار و زار رویا اور واپس آ گیا۔ (جانے کو دل نہیں کر رہا تھا، ایک بے چینی تھی اور بہرحال بیٹھ کر رو کے وہیں سے واپس آ گیا) موسمی تعطیلات ختم کر کے پھر گیا۔ یہ حضور کی محبت کا اثر تھا۔

(رجسٹر روایات صحابہ غیر مطبوعہ جلد 7 صفحہ 147-146 روایت حضرت ماسٹر مولا بخش صاحبؓ)

(خطبہ جمعہ 11/ مئی 2012ء بحوالہ الاسلام ویب سائٹ)

چھوٹی مگر سبق آموز بات

درود شریف کی برکات

ہمارے پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہمیشہ ہمیں دعاؤں پر زور دینے کی ہدایت فرماتے رہتے ہیں خصوصاً درود شریف باقاعدگی سے پڑھنے کی طرف حضور انور نے بارہا توجہ دلائی ہے۔

درود شریف کی برکات کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکیؓ فرماتے ہیں:

درود شریف پڑھنے کے بہت سے فوائد ہیں منجملہ دیگر فوائد کے ایک یہ بھی ہے کہ درود شریف کی دعا چونکہ قبول شدہ دعا ہے اس لئے اگر اپنی ذاتی دعا سے پہلے اور پیچھے اسے پڑھ لیا جائے تو یہ امر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کے معنوں میں قبولیت دعا کے لئے بہت بھاری ذریعہ ثابت ہوتا ہے۔

پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم چونکہ بنی نوع انسان کی شفقت کی وجہ سے ہر ایک انسان کی زندگی کے بہترین دینی و دنیوی مقاصد کے حصول کے خواہاں ہیں، اسلئے آپ ہی کے مقاصد میں اگر اپنے مقاصد کو بھی شامل کر کے درود شریف پڑھا جائے تو یہ امر بھی قبولیت دعا اور حصول مقاصد کے معنوں میں نہایت مفید ہے۔ کوئی مشکل امر جو حاصل نہ ہوسکتا ہو درود شریف پڑھنے سے اس صورت میں حاصل اور حل ہو سکتا ہے کہ درود شریف پڑھنے سے جو دس گنا ثواب جزا کے طور پر ملتا ہے اس ثواب کو مشکل کے حل ہونے کی صورت میں جذب کیا جائے اس طرح ضرور کامیابی حاصل ہوتی ہے۔

(حیات قدسی صفحہ 150-151 حصہ پنجم)

مرسلہ: سعیدہ خانم سسکاٹون کینیڈا

23 اکتوبر 2021ء		طلوع فجر	غروب آفتاب
مکہ مکرمہ	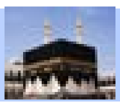	05:03	17:50
مدینہ منورہ	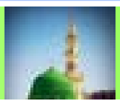	05:05	17:48
قادیان	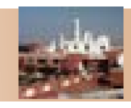	05:16	17:48
ربوہ		04:56	17:27
اسلام آباد ٹلفورڈ		06:11	17:53